بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# آئینہ حق و باطل

## سبب تالیف

کانگریس کے گڑھ وہابیت کے مرکز مدرسہ دیوبند کے احراری۔ کانگریسی۔ تنظیمی۔ جماعتی۔ مودودی وغیرہ وہابی مولوی نہ صرف یہ کہ نظریۂ پاکستان کے بدترین دشمن ہیں بلکہ جمہور مسلمانان اہل سنت و جماعت کے پاکیزہ عقائد و معمولات کو شرک و بدعت اور مسلمانان اہل سنت و جماعت کو مشرک و بدعتی قرار دیتے ہیں چنانچہ حال ہی میں کسی ایمان الدین قاسمی دیوبندی وہابی کی طرف سے "بریلی کا نیا دین" نامی کتاب منظر عام پر آئی ہے جس میں اہل سنت و جماعت کے عقائد و معمولات کو نہایت غلط انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ بلکہ حضور اقدس نبی اکرم رسول محترم نور مجسم واقف اسرار لوح و قلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عالم غیب، حاضر و ناظر، نور مجسم مختار کل ماننے والوں صلوٰۃ و سلام پڑھنے والوں، عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منانے والوں، گیارہویں شریف، تیجہ، دسواں، بیسواں، چہلم و عرس شریف کرنے والوں کو مشرک و بدعتی قرار دیا گیا ہے۔ ہم کسی دوسری فرصت میں جامعیت کے ساتھ "بریلی کا نیا دین" کے الزامات و افترات کے مدلل و مفصل جوابات کی طرف متوجہ ہوں گے اور جملہ اعتراضات کا تسلی بخش جواب عرض کریں گے سردست ہم مخالفین اہل سنت کے ذمہ دار اکابر علماء کی مستند کتب و رسائل سے یہ ثابت کر رہے ہیں کہ یہ حضرات جن عقائد و معمولات کا باعث اہل سنت و جماعت کو مشرک و بدعتی

قرار دیتے ہیں وہ تمام باتیں اپنے بزرگوں اور پیشواؤں میں مانتے ہیں۔
فرق صرف اتنا ہے کہ اہل سنت وجماعت تو اپنے پیارے انبیاء ومرسلین علیہم السلام، بزرگان دین، اولیائے کاملین قدست اسرارہم کے فضائل و کمالات پر ایمان رکھتے ہیں اور یہ حضرات اپنے مولویوں میں وہ سب فضائل و کمالات مانتے ہیں جن کے باعث ایک سنی مسلمان معاذاللہ مشرک وبدعتی قرار پاتا ہے مگر ہم کہتے ہیں کہ ؎

یوں نظر دوڑے برچھی تان کر
اپنے بیگانے ذرا پہچان کر

یہ حضرات اپنے زعم باطل میں جو عیب اہل سنت وجماعت میں تلاش کرتے ہیں اور مشرک وبدعتی قرار دینے کی راہ نکالتے ہیں وہی عیب ان کے اپنے ذمہ دار اکابر علماء میں ہے۔ لہٰذا ہمارا پرخلوص مشورہ یہی ہے کہ ؎

دوسروں کے عیب بے شک ڈھونڈتا ہے اے ولی
چشم عبرت سے کبھی اپنی سیہ کاری بھی دیکھ



## اہل باطل سے رہیں سنی مسلماں ہوشیار

وہابیت کی شاخیں
اتحاد العلماء
مودودی جماعت اسلامی
جمعیت العلماء ہند کی جمعیت العلماء اسلام
غیر مقلد وہابی
احرار پارٹی
دیوبندی وہابی
تبلیغی جماعت
مجلس تحفظ ختم نبوت
تنظیم اہل سنت
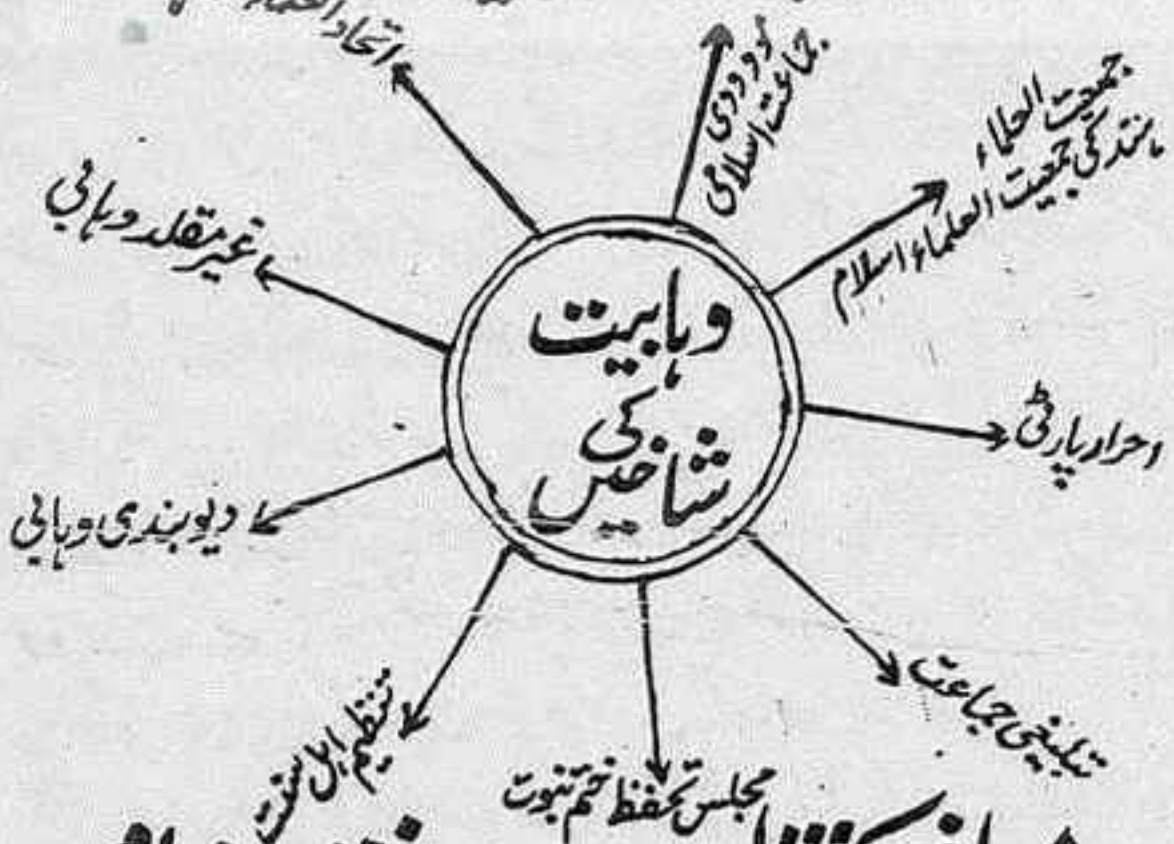
## مبلغ ایک ہزار روپیہ نقد انعام

ہر اس شخص کو دیا جائے گا جو مندرجہ ذیل حوالہ جات غلط ثابت کرے۔

## رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نہیں

لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نہیں ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۹۶ از مولوی رشید احمد گنگوہی۔)

## مفتی محمد حسن دیوبندی رحمۃ للعالمین ہیں

مفتی محمد حسن اشرفی مشہور دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی کے خلیفہ اعظم تھے ان کے انتقال پر ایبٹ آباد کے دیوبندی، مہتمم مدرسہ مرثیہ خواں ہیں۔

"آج نماز جمعہ پر یہ خبر جانکاہ سن کر دل حزیں پر بجلی چوٹ لگی کہ رحمۃ للعالمین (مفتی محمد حسن اشرفی) دنیا سے سفر آخرت فرما گئے ہیں"۔ (تذکرہ حسن بحوالہ تجلی دیوبند و نوری کرن، فروری ۱۹۶۲ء)

## ختم نبوت کا انکار

عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے۔ کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخیر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں وَلٰكِن رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے..... اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔ (تحذیر الناس صفحہ ۳، ۲۵۔ از مولوی محمد قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند۔)

## نبوت کے لئے دیوبندیوں اور مرزائیوں میں خانہ جنگی

دیوبندیوں کے شیخ التفسیر مولوی احمد علی صاحب لاہوری رقم طراز ہیں "مرزا غلام احمد قادیانی اصل میں تو نبی ہی تھے لیکن میں نے ان کی نبوت کشید کرلی اور یہ نبوت اب مجھے وحی کی منفعتوں سے نواز رہی ہے۔ (تجلی دیوبند جنوری ۱۹۵۷ء)

## پیغمبرانہ صحبت

کاش ہم حرماں نصیب حضرت قطب الاقطاب (مولوی احمد علی لاہوری) کی پیغمبرانہ صحبت سے مستفید ہوتے۔ (خدام الدین لاہور ۲۰ اپریل ۱۹۶۲ء ص۶)

رخ علامہ احمد علی کی ہر تجلی میں نبوت کے سراج علم تنویر دیکھی تھی

(خدام الدین لاہور ۲۴ مئی ۱۹۶۲ء)

## دیوبندیوں کا کلمہ و درود اور تھانوی صاحب کا اعلان نبوت و رسالت

دیوبندیوں وہابیوں کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی کے ایک مرید نے پہلے خواب پھر بیداری میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اشرف علی رسول اللّٰہ پڑھا اور پھر عین بیداری وہوشیاری کی حالت میں درود شریف یوں پڑھا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا وَمَوْلَانَا اشرف علی اس پر بجائے توبہ کی تلقین کے تھانوی صاحب نے تسلی دی کہ تم جس کی طرف رجوع کرتے ہو وہ متبع سنت ہے۔ (رسالہ الامداد صفر المظفر ۱۳۲۶ھ ص۳۵ از مولوی اشرف علی تھانوی)

## حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نور ہونے کا انکار

اگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کا نور ہیں تو خدا کا نور ٹکڑے ہو گیا اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خدا کا جزو بن گئے اور حضور میں خدائی آگئی۔ یہ عقیدہ عیسائیوں کے عقیدہ کے مشابہ ہے (عامہ کتب دیوبندیہ وفتوی تعلیم القرآن راولپنڈی)

• نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نور خدا اور شفاعت کا عقیدہ رکھنے والے مسلمان مشرک ہیں۔ (غیر مقلد اخبار الاعتصام ۳۰ اگست، ۲ ستمبر ۱۹۵۰ء)

## دیوبند میں چار نوری وجود

دیوبندیوں وہابیوں کا منا ٹڈرن مبلغ شورش کاشمیری حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری کی طرف منسوب کر کے لکھتا ہے کہ میاں صاحب نے فرمایا دیوبند میں چار نوری وجود ہیں ان میں ایک (مولوی انور شاہ) کاشمیری ہیں۔ (چٹان لاہور ص ۱۹ ۱۲/۳/۶۲)

## مس فاطمہ جناح اور مولوی احمد علی نور خدا

مودودی جماعت کے سابق ممتاز و ذمہ دار رکن وہابیوں کے مایہ ناز عالم مولوی امین احسن اصلاحی لکھتے ہیں کہ جماعت اسلامی سب سے زیادہ مضر جماعت ہے۔ . . . دوسری طرف یہ حال ہے کہ ملتان میں اس جماعت کے قیم نے مس فاطمہ جناح کو نور خدا سے تشبیہہ دی (اخبار روزنامہ مشرق لاہور ۲۳ دسمبر ۱۹۶۴ء)

• یہ مبالغہ نہیں بلکہ حقیقت ہے کہ قطب الاقطاب جامع شریعت وطریقت حضرت مولانا احمد علی صاحب اللہ تعالیٰ کے انوار میں سے ایک نور تھے۔

مرد حقانی کی پیشانی کا نور　　کب چھپا رہتا ہے پیش ذی شعور

- عارف رومی فرماتے ہیں ؎

نور حق ظاہر بود اندر ولی　　نیک بیں باشی اگر اہل ولی

اگر تو صاحب بصیرت ہے تو اچھی طرح دیکھ کہ اللہ کا نور ولی اللہ (مولوی احمد علی) میں چمکتا ہے۔ (خدام الدین ۲۴ مئی ۱۹۶۲ء)

- مولوی احمد علی لاہوری مرنے کے بعد اُن کا ایک مرید لکھتا ہے "اس گنہ گار آنکھ نے دو مرتبہ شرف زیارت حاصل کیا۔ کیا عرض کروں۔ چہرے پر نور برس رہا تھا۔ پنجابی شعر ؎

چہرۂ انور پیشانی وچ چمکدا سی　　اوسی نور دے وچ سما گئے تے

(خدام الدین شیخ التفسیر نمبر ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء)



## پیغمبر کے لئے معجزہ ضروری نہیں

جس شخص سے کوئی معجزہ نہ ہو اس کو پیغمبر نہ سمجھنا یہ عادتیں یہود اور نصاریٰ اور مجوس اور منافقوں اور اگلے مشرکوں کی ہیں۔

(تقویت الایمان صد ۱۶-۱۷ از مولوی اسماعیل دہلوی)

## عطاء اللہ بخاری کا معجزہ

امیر شریعت (عطاء اللہ بخاری) کی معجزانہ خطابت کی تاثیر حلاوت جرأت، و بے باکی، حق گوئی و سحر بیانی ضرب المثل تھی (خدام الدین لاہور ۲۴ مئی ۱۹۶۲ء صد۱)

## صحابہ کی توہین کرنے والا اہل سنت سے خارج نہیں

جو شخص صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے وہ ملعون ہے......

وہ اپنے اس کبیرہ کی وجہ سے سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا۔
(فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم ص۱۱ از مولوی رشید احمد گنگوہی)

## علماء کی توہین کرنے والا کافر

علماء کی توہین کو چونکہ علماء نے کفر لکھا ہے جو بوجہ امر علم اور دین کے ہو۔ (فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم ص۱۶)

## محرم میں سبیل لگانا شربت دودھ پلانا حرام

محرم میں ذکر شہادت حسین کرنا اگرچہ بروایت صحیحہ ہو یا سبیل لگانا شربت پلانا دودھ وغیرہ پلانا سب نادرست اور تشبہ روافض کی وجہ سے حرام ہے (فتاویٰ رشیدیہ جلد سوم ص۱۱۴ از مولوی رشید احمد گنگوہی)



## ہندوؤں کی پوری کھانا حلال

ہندوؤں کی ہولی دیوالی کی کھیلیں اور پوری کھانا درست ہیں۔
(فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم ص۱۰۰)

## مرثیہ شہداء کربلا کا جلا دینا ضروری ہے

مرثیہ شہداء کربلا کا جلا دینا یا دفن کر دینا ضروری ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم ص۱۰۳)

## مولوی رشید احمد گنگوہی کا مرثیہ جائز

دیوبندیوں کے شیخ الہند محمود الحسن دیوبندی نے اپنے آقائے نعمت مولوی رشید احمد گنگوہی کے انتقال پر ایک کتابچہ بنام مرثیہ گنگوہی شائع کیا

ہوا ہے جو پاک و ہند کے ہر دیوبندی وہابی کتب خانہ سے مل سکتا ہے جس میں نوحہ ماتم کا ایک مصرعہ یہ ہے ؎

جہاں تھا خندہ و شادی وہاں ہے نوحہ و ماتم

## زندہ پیر کے ہاتھوں کو بوسہ دینے والا کافر

زندہ پیر کے ہاتھوں کو بوسہ دے دیا اس کے سامنے دوزانو بیٹھ گئے تو یہ سب افعال اس پیر کی عبادت کے ہوں گے جو اللہ کے نزدیک موجب لعنت ہوں گے (جواہر القرآن ص۱۴۲ جوان کو کافر نہ کہے خود کافر ہے۔ جواہر القرآن ص۲۷)۔

## مولوی احمد علی لاہوری کے ہاتھ چومنا جائز

شاہ جی عطاء اللہ بخاری کا اپنا یہ حال تھا کہ حضرت (احمد علی لاہوری) کو گھنٹوں ہنساتے رہتے۔ طرح طرح کی باتوں سے حضرت علیہ الرحمۃ کا دل بہلاتے اور اکثر ایسا ہوتا کہ فرط عقیدت سے کبھی حضرت (مولوی احمد علی لاہوری) کے ہاتھوں کو بوسہ دیتے۔ کبھی حضرت کی داڑھی چومنے لگتے۔

(خدام الدین لاہور ص۱۸، ستمبر ۱۹۶۲ء)

## تعظیم دین دار (دیوبندی مولویوں) کے لئے کھڑا ہونا درست ہے

ہاتھ پاؤں چومنا ایسے ہی شخص کا بھی درست ہے اور احادیث سے ثابت ہے (فتاویٰ رشیدیہ ص۴۵۹۔ از مولوی رشید احمد گنگوہی)

## نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر جاننے والے کی فروشر

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جو حاضر ناظر کہے بلا شک شرع اس کو

کافر کہے۔ (جواہر القرآن ص ۶) جو انھیں کافر و مشرک نہ کہے وہ بھی ویسا ہی کافر ہے۔ (جواہر القرآن ص ۷)

## دیوبندی وہابی شیخ اور مولوی حاضر ناظر

ترجمہ فارسی۔ یعنی مرید اس بات کو یقین جانے کہ شیخ (دیوبندی پیر) کی روح ایک جگہ میں مقید نہیں ہے۔ پس مرید جہاں بھی ہو قریب ہو۔ خواہ دور اگرچہ پیر کے جسم سے دور رہے لیکن پیر کی روحانیت سے دور نہیں تو جب اس بات کو محکم جانے اور ہر وقت شیخ کو یاد رکھے اور رابطہ قلب پیدا ہو جائے اور ہر دم فائدہ حاصل کرتا رہے اور جب مرید کسی مشکل کشائی میں پیر کا محتاج ہو تو شیخ کو دل میں حاضر جان کر زبان حال سے سوال کرے تو خدا کے حکم سے یقیناً پیر کی روح اسے القا کرے گی۔ (امداد السلوک ص ۱۰ از مولوی رشید احمد گنگوہی رسالہ الشہاب الثاقب صفحہ ۶۱ از مولوی حسین احمد کانگریسی صدر مدرسہ دیوبند)

## رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر ماننا مشرکانہ عقیدہ ہے

رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے کا عقیدہ بالکل بے اصل بلکہ نصوص صریحہ شرعیہ کے خلاف اور مشرکانہ عقیدہ ہے۔۔۔۔ اس گمراہانہ عقیدہ کو اسلامی تعلیمات سے اسی قدر بُعد ہے جس قدر بت پرستی اور عقیدہ تثلیث کو اسلام اور عقیدہ توحید سے۔" (رسالہ حاضر و ناظر ص ۲ از مولوی منظور احمد نعمانی سنبھلی سید الفرقان لکھنؤ)

## ابلیس لعین اور مولوی سید احمد رائے بریلی حاضر ناظر ہیں

ابو یزید سے پوچھا گیا طے زمین کی نسبت آپ نے فرمایا یہ کوئی کمال

کی چیز نہیں دیکھو ابلیس مشرق سے مغرب تک ایک لحظہ میں قطع کر جاتا ہے۔
(حفظ الایمان صـ۹۔ از۔ مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی وہابی)۔

● یہ ہیں مولوی سید احمد رائے بریلوی مولوی اسماعیل دہلوی صاحب تقویۃ الایمان کے پیر و مرشد و آقائے نعمت چنانچہ ان کا ایک واقعہ اکابر دیوبند کی مستند کتب میں مذکور ہے۔ ایک مال دار مسلمان (دیوبندی وہابی) دائم الخمر (شرابی) نے آپ (سید احمد) کی خدمت میں عرض کیا۔ حضرت میں شراب نوشی کا ایسا عادی ہوں کہ اس کے بغیر ایک لحظہ بھی جی نہیں سکتا اور تمام منہیات شرعی سے آپ کے ہاتھ پر توبہ کرتا ہوں، مگر شراب نہیں چھوڑ سکتا۔ آپ نے فرمایا اچھا ہمارے سامنے شراب نہ پیا کرو۔ اس کے بعد وہ بیعت ہو گیا۔ ایک روز شراب کے نشہ نے زور کیا۔ نوکر سے شراب مانگی۔ وہ پیالہ میں ڈال کر شراب لے آیا جوں ہی پیالہ منہ کے نزدیک لے گیا۔ دیکھا کہ دانتوں میں انگلی دبائے ہوئے (مولوی سید احمد وہابی) سامنے کھڑے ہیں۔ فوراً پیالہ ہاتھ سے پھینک کر توبہ توبہ کر کے کھڑا ہو گیا۔ مگر پھر دیکھا تو سید صاحب وہاں نہیں ہیں سمجھا کہ شائد مجھ کو وہم ہو گیا تھا۔ پھر نوکر کو حکم دیا وہ شراب کا پیالہ بھر کر لایا اور اس نے پینے کے لئے منہ کے قریب کیا۔ مگر پھر سید صاحب کو حاضر اور موجود پایا پھر پیالہ پھینک کر حضرت حضرت کر کے آپ کی طرف دوڑا پھر دیکھا وہاں کوئی بھی نہیں ہے پھر کوٹھری میں گھس کر کل دروازوں کو مقفل کروا کر شراب طلب کی۔ منہ کے قریب پیالہ جانے کے ساتھ ہی (مولوی سید احمد وہابی) کو سامنے کھڑا دیکھا۔ تب پیالہ پھینک دیا۔ سید صاحب کو کہ ڈھونڈا تو کچھ پتہ نہ چلا۔ آخر لاچار ہو کر بیت الخلا یا خانہ گاہ میں شراب طلب کی تو وہاں بھی حضرت (مولوی سید احمد کو (حاضر) سامنے کھڑا دیکھا۔ اس وقت اس نے شراب سے بھی توبہ کی۔ (سوانح احمدی صـ۵۲ مولفہ محمد جعفر تھانیسری وہابی)۔

## حضور علیہ السلام کا علم زمین کو محیط نہیں یہ شرک ہے

الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے (براہین قاطعہ از مولوی خلیل احمد انبیٹھوی و مولوی رشید احمد گنگوہی ص ۵۲)

## شیطان اور ملک الموت کا علم زمین کو محیط ہے یہ شرک نہیں

شیطان اور ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے شرک ثابت کرتا ہے (براہین قاطعہ ص ۵۲ از مولوی خلیل احمد انبیٹھوی و مولوی رشید احمد گنگوہی)

## حضور علیہ السلام کو قبلہ و کعبہ لکھنا مکروہ تحریمی اور منع ہے

سوال: قبلہ و کعبہ یا قبلہ دارین کعبہ کونین یا قبلہ دینی و کعبہ دنیوی ... یا مثل ان الفاظ کے القاب و آداب .... کسی کو تحریر کرنے جائز ہیں یا نہیں۔ حرام ہے یا غیر حرام۔ مکروہ تحریمی ہے یا تنزیہی۔

الجواب: ایسے کلمات مدح کے کسی کی نسبت کہنے اور لکھنے مکروہ تحریمی ہیں۔ لقولہ علیہ السلام لا تطرونی الحدیث۔ رواہ البخاری والمسلم۔ جب زیادہ حد شان نبوی سے کلمات آپ کے واسطے ممنوع ہوئے تو کسی دوسرے کے واسطے کس طرح درست ہو سکتے ہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم رشید احمد گنگوہی (فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۰۲)۔

# مولوی رشید احمد گنگوہی کو قبلہ و کعبہ لکھنا جائز ہے

جدھر کو آپ مائل تھے ادھر ہی حق بھی اترا تھا　　میرے قبلہ میرے کعبہ تھے حقانی سے حقانی

مرثیہ گنگوہی ص۱۳ از مولوی محمود الحسن دیوبندی وہابی

ہمارے قبلہ و کعبہ ہو تم دینی و ایمانی　　صفحہ ۶ از مرثیہ گنگوہی

# انبیاء اولیاء کو مشکل کشا کہنے والے کافر و مشرک ہیں

مشکل میں دستگیری کرنی یہ سب اللہ ہی کی شان ہے اور کسی انبیاء و اولیاء بھوت پری کی یہ شان نہیں ہے جو کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے سو وہ مشرک ہو جاتا ہے خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے۔ خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو قدرت بخشی ہے۔ ہر طرح شرک ہے۔ (تقویت الایمان ص۱۰ از مولوی اسماعیل دہلوی)

کوئی (نبی ولی) کسی کے لئے حاجت روا اور مشکل کشا و دستگیر کس طرح ہو سکتا ہے۔ ایسے عقائد والے لوگ پکے کافر ہیں۔ ان کا کوئی نکاح نہیں ...... جو انہیں کافر و مشرک نہ کہے وہ بھی ویسا ہی کافر ہے۔

(جواہر القرآن ص۱۴۷

مولوی رشید احمد گنگوہی مولوی احمد علی لاہوری مولوی عطاء اللہ بخاری

# حاجت روا اور مشکل کشا ہیں

حوائج دین و دنیا کے کہاں لے جائیں ہم یارب
گیا وہ قبلہ حاجات روحانی و جسمانی

(مرثیہ گنگوہی)

حضرت احمد علی لاہوری کا وجود اس شعر کا واضح مصداق ہے ؎

اے لقائے تو جواب ہر سوال ... مشکل از تو حل شود بے قیل وقال

آپ (مولوی احمد علی لاہوری) کا دیدار ہر سوال کا جواب ہے اور آپ سے مشکل فوراً حل ہو جاتی ہے (خدام الدین لاہور ص۱۹ ، ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء و خدام الدین ۲۴ مئی ۱۹۶۳ء)

● مشہور احراری لیڈر عطاء اللہ بخاری کے انتقال کے بعد لائل پور سے ایک غیر مقلد اہل حدیث اخبار المنبر کی ایک نظم کا مرثیہ ملاحظہ فرمائیے۔

روح ابو الکلام کا آئینہ دار فکر ... چشم چراغ محفل مشکل کشا گیا

(اخبار المنبر لائل پور، ۶ ستمبر مطابق ۲۵ ربیع الاول شریف)

## حضور علیہ السلام مر کر مٹی میں مل گئے (معاذ اللہ)

حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف منسوب کر کے لکھا کہ میں بھی ایک روز مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں (تقویت الایمان ص ۹۶ از مولوی اسماعیل دہلوی)

## دیوبندی وہابی مولوی مرنے کے بعد بھی زندہ ہیں

کیا ایسے لوگ حقیقت میں مر جاتے ہیں؟ نہیں اور ہرگز نہیں سید احمد بریلوی۔ شاہ اسماعیل شہید۔ حجۃ الاسلام محمد قاسم نانوتوی مولانا رشید احمد گنگوہی۔ شیخ الہند محمود الحسن۔ شیخ الاسلام حسین احمد مدنی اور امیر شریعت عطاء اللہ شاہ بخاری جیسی شخصیتیں مر چکی ہیں؟ فنا ہو گئی ہیں؟ مٹ چکی ہیں؟ نہیں ایسا نہیں ہے۔ جس طرح یہ لوگ زندہ ہیں اور یقیناً زندہ ہیں اس طرح اس قافلے کے آخری سالار شیخ التفسیر مولانا احمد علی بھی زندہ جاوید ہیں۔

(خدام الدین لاہور۔ ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء)

## "نبی ولی کو علم نہیں قبر و حشر میں کیا ہوگا"

جو کچھ اللہ اپنے بندوں سے کرے گا دنیا خواہ قبر خواہ آخرت و حشر اس کی حقیقت کسی کو نہیں معلوم نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال معلوم نہ دوسروں کا
(تقویۃ الایمان ص۳۲ از مولوی محمد اسماعیل دہلوی)

- میں (حضور علیہ السلام) نہیں جانتا میرے اور آپ کے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ (براہین قاطعہ ص۵۱ از خلیل انبیٹھوی)
- خود فخر عالم علیہ السلام فرماتے ہیں واللہ لا ادری ما یفعل بی ولا بکم

## مولوی احمد علی لاہوری کو قبر و حشر اور آخرت کا حال معلوم ہے



میں (مولوی احمد علی) نے اللہ والوں (علماء دیوبند) کی صحبت میں چالیس سال رہ کر باطن کی آنکھیں حاصل کی ہیں (خدام الدین، جولائی ۱۹۶۱ء ص۶)

- بزرگوں (دیوبندی وہابی مولویوں) کی صحبت میں بیٹھنے سے اور ان کی نگاہِ فیض کے اثر سے بحمد اللہ اتنی توفیق میسر آگئی ہے کہ اب یہ مجھ پر بھی منکشف ہو جاتا ہے کہ کون اپنی قبر میں کس حال میں ہے۔

(خدام الدین لاہور ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء ص۲)

## قبر سے گفتگو

حضرت والا جاہ (مولوی احمد علی) اپنے مغموم دل سے (اپنے) بچوں میں سے بعض کو قبور پر تشریف لے گئے اور حالت کشف میں جو گفتگو ہوئی اس کو اماں جان (اپنی بیوی) سے آکر بیان کرتے رہے (خدام الدین لاہور۔ ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء)

## خالی قبر

ایک دفعہ حضرت لاہوری نے ایک روضہ کو دیکھ کر فرمایا قبر کے اندر تو کچھ بھی نہیں چنانچہ بزرگوں سے معلوم ہوا کہ اس قبر کی لاش کو عقیدت مند نکال کر لائل پور لے گئے تھے۔ (خدام الدین ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء)

## ولی اللہ کی خوشبو

کشف القبور کا آپ کو علم تھا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں شاہی قلعہ (لاہور) کی غربی دیوار کے پاس کسی ولی اللہ کو مدفون پاتا ہوں اور مجھے اس کی خوشبو آرہی ہے۔ (خدام الدین لاہور۔ ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء)



## سید احمد کی قبر

علامہ افغانی نے دریافت فرمایا۔ حضرت کیا وجہ ہے کہ سید صاحب (جو شیخ اور مرشد ہیں) کی قبر پر انوار مولانا اسماعیل شہید کی نسبت کم معلوم ہوتے ہیں۔ حضرت (احمد علی) نے فرمایا۔ ہاں یہ واقعہ ہے کہ میں نے صاحب قبر سے دریافت کیا تو اس نے کہا میں سید احمد شہید نہیں ہوں میرا نام سید احمد ہے۔ میں مولانا اسماعیل شہید کا مرشد نہیں۔ لوگوں نے مولانا شہید کی قبر کے قریب ہونے کی وجہ سے غلط فہمی میں مجھے سید صاحب سمجھ لیا ہے۔ (خدام الدین لاہور ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء صفحہ ۴۴)

## بیداری میں زیارت

واقعی حضرت شیخ التفسیر (مولوی احمد علی وہابی دیوبندی) کا علم

کشف القبور پر اکمل تھا۔ حضرت کا کمال تھا کہ بیداری میں ہی احقر کو ان قلعہ لاہور والے مرحوم بزرگوں کی زیارت کرادی اور دو منٹ میں ہی حضرت کی کرامت سے مجھے بہت کچھ حاصل ہو گیا۔ جو جادۂ صد سالہ سے بھی نہیں ملتا۔

(خدام الدین ۱۵ مارچ ۱۹۶۲ء)

## آخرت کا حال

ایک محترمہ جس کے دو بیٹے فوت ہو گئے تھے کے حوالے سے فرمایا ایک اچھی حالت میں ہے اور دوسرے کی حالت دگرگوں ہے۔ (خدام الدین ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء)

## سیدھا جہنّم میں

ایک شخص نے عرض کیا حضرت میرا بیٹا لاہور سے بی اے کر کے لندن گیا وہاں سے واپس آیا تو بیمار ہو گیا۔ حضرت اس کا خاتمہ کیسا ہوا؟ مولانا احمد علی (دیوبندی وہابی) نے آنکھیں بند کیں .... اور کھول کر فرمایا سیدھا جہنم میں۔ (خدام الدین لاہور ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء صفحہ ۳۸)

## عید میلاد النبی اور گیارہویں شریف کا ترک حرام کفر

یہ تعینات ربیع الاول میں اور عشرہ محرم میں کھچڑا اور صحنک حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور گیارہویں اور توشہ اور سہ منی بو علی قلندر اور خضر علیہ السلام کے نام کا چاہ پر لے جانا بدعت ضالہ ہیں اگر نیت ایصال ثواب کی ہے تو طعام مباح اور صدقہ ہے تو داخل مَا اُھِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللہِ میں ہے اور حرام ہے اور ایسے عقائد فاسدہ موجب کفر کے ہیں اور ان الفاظ کو کفر ہی کہنا چاہیے۔ (فتاوی رشیدیہ صفحہ ۱۰۰ از مولوی رشید احمد گنگوہی)

## ہولی دیوالی کی کھیلیں پوری اور بکرے کھچڑے اور گوکھانا ثواب

ہندو تہوار ہولی دیوالی کی کھیلیں یا پوری یا کچھ اور کھانا بطور تحفہ بھیجتے

ہیں ان کا لینا اور کھانا درست ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص۴۰۲
از مولوی رشید احمد گنگوہی)

- گائے کی اوجھری اور بکرے کے کپورے کھانا درست ہیں۔
(فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم ص۱۵۰ مطبوع افضل المطابع مراد آباد)
- جس جگہ زاغ معروفہ کو اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والے کو برا کہتے ہوں تو ایسی جگہ اس کوّا کو کھانے والے کو ثواب ہوگا۔
(فتاویٰ رشیدیہ ص۴۹۳ از مولوی گنگوہی)

## رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا (تقویت الایمان ص۶۵)

- جس کا نام محمد یا علی ہے کسی چیز کا مختار نہیں۔ (تقویت الایمان ص۴۷)
- یوں کہنا کہ نبی یا رسول اگر چاہے تو فلاں کام ہو جاوے گا۔ شرک ہے۔ (بہشتی زیور اول ص۴۵ از مولوی اشرف علی تھانوی)
- مولوی رشید احمد گنگوہی نے مردوں کو زندہ کیا اور زندوں کو مرنے نہ دیا۔ مولوی محمود الحسن دیوبندی لکھتے ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام کو چیلنج کرتے ہیں۔

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا
اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم

## مولوی حسین احمد کانگرسی کی روحانی طاقت اور اختیارات

مولوی محمد الیاس کاندھلوی دیوبندی نے ایک مرتبہ عالم جذب میں فرمایا۔ میاں ظہیر لوگوں نے حسین احمد کو پہچانا نہیں۔ خدا کی قسم ان کی روحانی طاقت اتنی بڑھی ہوئی ہے اگر وہ اس طاقت سے کام لے کر انگریزوں کو ہندوستان سے نکالنا چاہتے تو نکال سکتے تھے۔

(رسالہ الصدیق جمادی الثانی و رجب المرجب ۱۳۷۰ھ صفحہ ۲۷)

## رسول پاک امام حسین مجدد الف ثانی کی قبور پر گنبد حرام ہیں

(انبیاء اور اولیاء کی)، قبور پر گنبد اور فرش پختہ بنانا ناجائز اور حرام ہے اور جو اس فعل سے راضی ہوں گنہہ گار ہیں۔
(فتاویٰ دار العلوم دیوبند صفحہ ۱۴۲ جلد اول از مولوی عزیز الرحمٰن دیوبندی)

## قبر پر مقبرہ حرام ہے

قبر پر مقبرہ بنانا حرام ہے کسی ہی کی قبر ہو (تقویت الایمان مع تذکرۃ الاخوان)

## مندر بنوانا اور اس میں سنگ مرمر کی مورتی مہیا کرنا جائز ہے

ہندوستان کے ایک نام نہاد مسلمان (دیوبندی) فضل الرحمٰن سیٹھ بیڑی والے نے لکشمی نرائن مندر کی تعمیر میں بیس ہزار روپیہ (۲۰۰۰۰) دیا۔ اس کا سنگِ بنیاد رکھتے ہوئے گیارہ سو روپے بطور ہدیۂ مسرت اور دیئے۔ مندر کے موجودہ کرتن ہال میں بجلی بھی (دیوبندی) سیٹھ صاحب نے اپنے خرچ سے لگوائی اور مندر کا سنگ بنیاد رکھتے وقت یہ اعلان کیا گیا کہ مندر کے لئے شری لکشمی نرائن کی سنگ مرمر کی مورتی (بُت) بھی میں ڈھائی ہزار کی رقم سے اپنے خرچ پر مہیا کردوں گا۔

(ماہنامہ تجلی دیوبند اکتوبر ۱۹۵۷ء) (نوائے وقت ۱۱ ستمبر ۱۹۵۷ء)

## دیوبندی جمعیۃ العلماء ہند کی خالص شرک نوازی

ماہنامہ تجلی دیوبند قمطراز ہے کہ (فضل الرحمٰن) کی بات اگر یہیں تک رہ جاتی تو ملا کو کوئی دلچسپی نہیں تھی ... لیکن دلچسپی کا باعث وہ مختصر تبصرہ ہے

جو علمائے حقہ (دیوبند) کے واحد سرکاری آرگن اور ترجمان الجمعۃ (ہند) نے اس پر فرمایا ہے کہ ہمیں اس خبر سے یہ دکھانا ہے کہ ۳۶ کروڑ کی آبادی میں مذہبی رواداری کی مثال قائم کرنے کی توفیق بھی صرف مسلمان ہی کو حاصل ہے۔ یہ سیر چشمی..... یہ وسیع النظری اور یہ رواداری سوائے مسلمان کے آپ کو کہاں نظر آسکتی ہے (الجمعیۃ ۱۲ ستمبر ۱۹۵۷ء)

## نعرۂ رسالت یارسول اللہ عقیدۂ غیب کے ساتھ پکارنا کفر ہے

..... یارسول اللہ کہنا بھی ناجائز ہوگا اور یہ عقیدہ کر کے کہے کہ وہ دور سے سنتے ہیں بسبب علم غیب کے تو خود کفر ہے (فتاویٰ رشیدیہ ص۶۶)

## نعرۂ گاندھی جی کی جے محمود الحسن کی جے جائز

جس وقت حضرت مولانا محمود الحسن (دیوبندی) کا موٹر چلا تو ایک دم اللہ اکبر کا نعرہ بلند ہوا اور اس کے بعد (نعرۂ رسالت نہیں) گاندھی جی کی جے مولوی محمود الحسن کی جے کے نعرے بلند ہوئے۔ (افاضات یومیہ از اشرف علی تھانوی)

## بزرگان دین کا عرس جسمیں کوئی خلاف شرع نہ ہو تو بھی بدعت ہے

یہ (عرس وغیرہ) امر بھی بدعت و ضلال و گناہ سے خارج نہیں۔
(فتاویٰ رشیدیہ ص۱۰۹ از مولوی رشید احمد گنگوہی)

- مولود شریف اور عرس جس میں کوئی بات خلاف شرع نہ ہو..... اس زمانہ میں درست نہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۱۰۵)
- جس عرس میں صرف قرآن پڑھا جائے اس میں شریک ہونا بھی نادرست ہے (فتاویٰ رشیدیہ ص۱۴۷)

## امیر شریعت (عطاء اللہ بخاری) کی یاد میں میلہ (عرس) جائز

اوکاڑہ کے اس میلہ (عرس) میں مشہور احراری لیڈر ماسٹر تاج الدین انصاری، شیخ حسام الدین اور شورش کاشمیری شرکت فرما رہے ہیں۔

(نوائے وقت لاہور ۹ اکتوبر ۱۹۶۱ ص۷)

نوٹ: عطاء اللہ بخاری صاحب کا عرس ہر سال لاہور و ملتان اور لائل پور میں بیادگار امیر شریعت کے لیبل سے احراری دیوبندی کرتے ہیں۔

## حضور علیہ السلام کا مثل اور نظیر ممکن ہے۔ آپ ہم جیسے بشر ہیں

اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں چاہے تو کروڑوں نبی ولی جن اور فرشتے جبرائیل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر پیدا کر ڈالے۔ (تقویت الایمان ص۱۱ از مولوی اسماعیل دہلوی)

- حضور علیہ السلام کا نظیر ممکن ہے۔ (براہین قاطعہ ص۳ از مولوی خلیل احمد دیوبندی)
- جو شخص حضور علیہ السلام کو ایک مرتبہ اپنے جیسا بشر کہتا ہے اس کو دس نیکیاں ملتی ہیں۔ (اخبار پاکستان لائل پور)

## مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولوی حسین احمد کانگرسی بے مثل ہیں

مولوی رشید گنگوہی کے انتقال پر مولوی محمود الحسن دیوبندی نے لکھا:

دلوں کو جھانکتے ہیں اپنے اور سب سکراتے ہیں
کہا جب میں نے مولانا رشید احمد تھے لاثانی (مرثیہ گنگوہی ص۶)

- حضرت مولوی احمد علی لاہوری نے فرمایا۔ میں ایسا ہی نہیں بلکہ دجہہ البصیرت کہتا ہوں کہ روئے زمین پر حضرت (حسین احمد) مدنی قدس سرہ جیسا کوئی جامع و بلند پایہ شخصیت موجود نہیں۔

(خدام الدین ۲۲ فروری ۱۹۶۲ء ص۱۳)

## عبد النبی عبد الرسول علی بخش حسین بخش نام رکھنا شرک

(بہشتی زیور حصہ ۴۵ اول از مولوی اشرف علی تھانوی
و تقویت الایمان صفحہ ۶۷ از مولوی اسماعیل دہلوی)

## پنڈت کرپارام برہمچاری مادھو سنگھ گنگارام نام رکھنا جائز

مولوی عطاء اللہ بخاری نے دیناج پور جیل میں اپنا نام پنڈت کرپارام برہمچاری ظاہر کیا اور اس نام سے اپنے احباب کو خط لکھے۔ (کتاب عطاء اللہ بخاری صفحہ ۷۳)

سنو میں (احمد علی) کہتا ہوں کہ اگر تم اپنا نام مادھو سنگھ گنگارام رکھو اور نماز پنجگانہ ادا کرو۔ زکوٰۃ پائی پائی گن کر دو۔ حج فرض ہے تو کر کے آؤ اور پورے رمضان کے تیسوں روزے رکھو تو میں فتویٰ دیتا ہوں کہ تم پکے مسلمان ہو۔ (خدام الدین ۲۲ فروری ۱۹۶۲ء)



## پیران کلیر وغیرہ سوداگری یا خریداری کے لئے جانا درست نہیں

مسلمانوں کے میلوں (عرس) میں۔ جیسے پیران کلیر وغیرہ واسطے سوداگری، خریداری جانا درست نہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۴۸۹)

## مندر کا چڑھاوا کافر و مشرک سے خریدنا جائز

"جو مرغ و بکرا کھانا کفار اپنے معابد پر چڑھاتے ہیں اور کافر مجاور لیتا ہے تو اس کا خریدنا درست ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۱۸۱)

## تندرست کو بیمار کرنا حاجتیں بر لانی بلائیں ٹالنی انبیاء اولیاء کو ماننا شرک ہے

مردوں (انبیاء اولیاء) سے حاجتیں مانگنا اور ان کی منتیں ماننا

کفار کی راہ ہے۔ (تذکیر الاخوان صـ۳)

● ... تندرست و بیمار کر دینا، اقبال و ادبار دینا، حاجتیں بر لانی، بلائیں ٹالنی، مشکل میں دستگیری کرنی یہ سب اللہ ہی کی شان ہے اور کسی انبیاء، اولیاء، بھوت پری کی یہ شان نہیں جو کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے اور اس سے مرادیں مانگے اور مصیبت کے وقت اس کو پکارے۔ سو وہ مشرک ہو جاتا ہے، پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے۔ خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ہے۔ (تقویۃ الایمان صـ۱ از مولوی محمد اسماعیل دہلوی)

## دیوبندی مولوی مرنے کے بعد بھی حاجت روا دافع البلاء ہیں



"مولوی معین الدین صاحب (دیوبندی) حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی صدر مدرس دیوبند کے بڑے صاحبزادے تھے وہ حضرت مولانا کی ایک کرامت جو بعد وفات واقع ہوئی۔ بیان کرتے تھے کہ ایک مرتبہ ہمارے نانوتہ میں جاڑے بخار کی بہت کثرت ہوئی سو جو شخص مولانا یعقوب (دیوبندی) کی قبر کی مٹی لے جا کر باندھ لیتا اسے ہی آرام ہو جاتا، بس اس کثرت سے مٹی لے گئے کہ جب بھی قبر پر مٹی ڈلواؤں تب ہی ختم۔ کئی بار مٹی ڈال چکا تھا، پریشان ہو کر ایک دفعہ میں نے مولانا کی قبر پر جا کر کہا کہ آپ کی تو کرامت ہوئی ہماری مصیبت ہو گئی۔ یاد رکھو اگر اب کوئی اچھا ہوا تو ہم مٹی نہ ڈالیں گے۔ ایسے ہی پڑے رہو گے لوگ جوتے پہنے تمہارے اوپر سے چلیں گے۔ بس اس دن سے کسی کو آرام نہ ہوا۔ (ارواح ثلثہ صـ۳۲۲، حکایت نمبر ۳۶۶)

ملاحظہ ہو دیوبندی اپنے مولویوں کو مشکل کشا، حاجت روا، دافع البلاء سمجھتے اور قبروں میں زندہ مانتے اور ان کی قبروں کی مٹی سے شفا پاتے ہیں۔

وہ اپنے اس کبیرہ کی وجہ سے سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا۔
(فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم صـ۱۱ از مولوی رشید احمد گنگوہی)

## علماء کی توہین کرنے والا کافر

علماء کی توہین کو چونکہ علماء نے کفر لکھا ہے جو بوجہ امر علم اور دین کے ہو۔ (فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم صـ۱۶)

## محرم میں سبیل لگانا شربت دودھ پلانا حرام

محرم میں ذکر شہادت حسین کرنا اگرچہ بروایت صحیحہ ہو یا سبیل لگانا شربت پلانا دودھ وغیرہ پلانا سب نادرست اور تشبہ روافض کی وجہ سے حرام ہے (فتاویٰ رشیدیہ جلد سوم صـ۱۱۴ از مولوی رشید احمد گنگوہی)



## ہندؤوں کی پوری کھانا حلال

ہندؤوں کی ہولی دیوالی کی کھیلیں اور پوری کھانا درست ہیں۔
(فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم صـ۱۰۰)

## مرثیہ شہداء کربلا کا جلا دینا ضروری ہے

مرثیہ شہداء کربلا کا جلا دینا یا دفن کر دینا ضروری ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم صـ۱۰۳)

## مولوی رشید احمد گنگوہی کا مرثیہ جائز

دیوبندیوں کے شیخ الہند محمود الحسن دیوبندی نے اپنے آقائے نعمت مولوی رشید احمد گنگوہی کے انتقال پر ایک کتابچہ بنام مرثیہ گنگوہی شائع کیا

ہوا ہے جو پاک و ہند کے ہر دیوبندی وہابی کتب خانہ سے مل سکتا ہے جس میں نوحہ ماتم کا ایک مصرعہ یہ ہے ؎

جہاں تھا خندہ و شادی وہاں ہے نوحہ و ماتم

## زندہ پیر کے ہاتھوں کو بوسہ دینے والا کافر

زندہ پیر کے ہاتھوں کو بوسہ دے دیا اس کے سامنے دو زانو بیٹھ گئے تو یہ سب افعال اس پیر کی عبادت ہوں گے جو اللہ کے نزدیک موجب لعنت ہوں گے (جواہر القرآن ص۱۶) جو ان کو کافر نہ کہے خود کافر ہے۔ جواہر القرآن ص۲۔

## مولوی احمد علی لاہوری کے ہاتھ چومنا جائز

شاہ جی عطاء اللہ بخاری کا اپنا یہ حال تھا کہ حضرت (احمد علی لاہوری) کو گھنٹوں ہنساتے رہتے۔ طرح طرح کی باتوں سے حضرت علیہ الرحمۃ کا دل بہلاتے اور اکثر ایسا ہوتا کہ فرط عقیدت سے کبھی حضرت (مولوی احمد علی لاہوری) کے ہاتھوں کو بوسہ دیتے۔ کبھی حضرت کی داڑھی چومنے لگتے۔

(خدام الدین لاہور ص۱۸، ستمبر ۱۹۶۲ء)

## تعظیم دین دار (دیوبندی مولوں) کے لئے کھڑا ہونا درست ہے

ہاتھ پاؤں چومنا ایسے ہی شخص کا بھی درست ہے اور احادیث سے ثابت ہے (فتاویٰ رشیدیہ ص۴۵۹۔ از مولوی رشید احمد گنگوہی)

## نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر جاننے والے کافر و مشرک

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جو حاضر ناظر کہے بلا شک شرع اس کو

کافر کہے۔(جواہر القرآن ص۶) جو انھیں کافر و مشرک نہ کہے وہ بھی ویسا ہی کافر ہے۔(جواہر القرآن ص۷)

## دیوبندی وہابی شیخ اور مولوی حاضر ناظر

ترجمہ فارسی۔ یعنی مرید اس بات کو یقین جانے کہ شیخ (دیوبندی پیر) کی روح ایک جگہ میں مقید نہیں ہے۔ پس مرید جہاں بھی ہو قریب ہو۔ خواہ دور اگرچہ پیر کے جسم سے دور ہے لیکن پیر کی روحانیت سے دور نہیں تو جب اس بات کو محکم جانے اور ہر وقت شیخ کو یاد رکھے اور رابطہ قلب پیدا ہو جائے اور ہر دم فائدہ حاصل کرتا ہے اور جب مرید کسی مشکل کشائی میں پیر کا محتاج ہو تو شیخ کو دل میں حاضر جان کر زبان حال سے سوال کرے تو خدا کے حکم سے یقیناً پیر کی روح اسے القا کرے گی۔ (امداد السلوک ص۶۰ از مولوی رشید احمد گنگوہی رسالہ الشہاب الثاقب صفحہ ۶۱ از مولوی حسین احمد کانگرسی صدر مدرسہ دیوبند)

## رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر ماننا مشرکانہ عقیدہ ہے

رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے کا عقیدہ بالکل بے اصل بلکہ نصوص صریحہ شرعیہ کے خلاف اور مشرکانہ عقیدہ ہے۔۔۔۔ اس گمراہانہ عقیدہ کو اسلامی تعلیمات سے اسی قدر بُعد ہے جس قدر بت پرستی اور عقیدہ تثلیث کو اسلام اور عقیدہ توحید سے۔" (رسالہ حاضر و ناظر ص۲ از مولوی منظور احمد نعمانی سنبھلی سید الفرقان لکھنؤ)

## ابلیس لعین اور مولوی سید احمد رائے بریلی حاضر ناظر ہیں

ابو یزید سے پوچھا گیا طے زمین کی نسبت آپ نے فرمایا یہ کوئی کمال

کی چیز نہیں دیکھو ابلیس مشرق سے مغرب تک ایک لحظہ میں قطع کرجاتا ہے۔
(حفظ الایمان ص۹ - از۔ مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی وہابی)۔

● یہ ہیں مولوی سید احمد رائے بریلوی مولوی اسماعیل دہلوی صاحب تقویت الایمان کے پیرو مرشد و آقائے نعمت چنانچہ ان کا ایک واقعہ اکابر دیوبند کی مستند کتب میں مذکور ہے۔ ایک مال دار مسلمان (دیوبندی وہابی) دائم الخمر (شرابی) نے آپ (سید احمد) کی خدمت میں عرض کیا حضرت میں شراب نوشی کا ایسا عادی ہوں کہ اس کے بغیر ایک لحظہ بھی جی نہیں سکتا اور تمام منہیات شرعی سے آپ کے ہاتھ پر توبہ کرتا ہوں، مگر شراب نہیں چھوڑ سکتا۔ آپ نے فرمایا اچھا ہمارے سامنے شراب نہ پیا کرو۔ اس کے بعد وہ بیعت ہو گیا۔ ایک روز شراب کے نشہ نے زور کیا۔ نوکر سے شراب مانگی۔ وہ پیالہ میں ڈال کر شراب لے آیا جوں ہی پیالہ منہ کے نزدیک لے گیا۔ دیکھا کہ دانتوں میں انگلی دبائے ہوئے (مولوی سید احمد وہابی) سامنے کھڑے ہیں۔ فوراً پیالہ ہاتھ سے پھینک کر توبہ توبہ کرکے کھڑا ہو گیا۔ مگر پھر دیکھا تو سید صاحب وہاں نہیں ہیں سمجھا کہ شاید مجھ کو وہم ہو گیا تھا۔ پھر نوکر کو حکم دیا وہ شراب کا پیالہ بھر کر لایا اور اس نے پینے کے لئے منہ کے قریب کیا۔ مگر پھر سید صاحب کو حاضر اور موجود پایا پھر پیالہ پھینک کر حضرت حضرت کرکے آپ کی طرف دوڑا پھر دیکھا وہاں کوئی بھی نہیں ہے پھر کوٹھری میں گھس کر کل دروازوں کو مقفل کروا کر شراب طلب کی۔ منہ کے قریب پیالہ جانے کے ساتھ ہی (مولوی سید احمد وہابی) کو سامنے کھڑا دیکھا۔ تب پیالہ پھینک دیا۔ سید صاحب کو ڈھونڈا تو کچھ پتہ نہ چلا۔ آخر لاچار ہو کر بیت الخلا یا خانہ گاہ میں شراب طلب کی تو وہاں بھی حضرت (مولوی سید احمد کو (حاضر) سامنے کھڑا دیکھا۔ اس وقت اس نے شراب سے بھی توبہ کی۔ (سوانح احمدی ص۵۳ مولفہ محمد جعفر تھانیسری وہابی)۔

# حضور علیہ السلام کا علم زمین کو محیط، نہیں یہ شرک ہے

الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ (براہین قاطعہ از مولوی خلیل احمد انبیٹھوی و مولوی رشید احمد گنگوہی ص۵۲)

# شیطان اور ملک الموت کا علم زمین کو محیط ہے یہ شرک نہیں

شیطان اور ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی، فخر عالم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کرکے شرک ثابت کرتا ہے (براہین قاطعہ ص۵۲ از مولوی خلیل احمد انبیٹھوی و مولوی رشید احمد گنگوہی۔)

# حضور علیہ السلام کو قبلہ و کعبہ لکھنا مکروہ تحریمی اور منع ہے

سوال: قبلہ و کعبہ یا قبلہ دارین کعبہ کونین یا قبلہ دینی و کعبہ دنیوی .... یا مثل ان الفاظ کے القاب و آداب .... کسی کو تحریر کرنے جائز ہیں یا نہیں۔ حرام ہے یا غیر حرام۔ مکروہ تحریمی ہے یا تنزیہی۔

الجواب: ایسے کلمات مدح کے کسی کی نسبت کہنے اور لکھنے مکروہ تحریمی ہیں۔ لقولہ علیہ السلام لا تطرونی الحدیث۔ رواہ البخاری والمسلم۔ جب زیادہ حد شان نبوی سے کلمات آپ کے واسطے ممنوع ہوئے تو کسی دوسرے کے واسطے کس طرح درست ہو سکتے ہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم رشید احمد گنگوہی (فتاویٰ رشیدیہ ص۲۱۔)

# مولوی رشید احمد گنگوہی کو قبلہ و کعبہ لکھنا جائز ہے

جدھر کو آپ مائل تھے ادھر ہی حق بھی دائر تھا　　میرے قبلہ میرے کعبہ تھے حقانی سے حقانی

مرثیہ گنگوہی ص۱۲ از مولوی محمود الحسن دیوبندی وہابی

ہمارے قبلہ و کعبہ ہو تم دینی و ایمانی　　صفحہ ۶ از مرثیہ گنگوہی

# انبیاء اولیاء کو مشکل کشا کہنے والے کافر و مشرک ہیں

مشکل میں دستگیری کرنی یہ سب اللہ ہی کی شان ہے اور کسی انبیاء اولیاء بھوت پری کی یہ شان نہیں ہے جو کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے سو وہ مشرک ہو جاتا ہے۔ خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے۔ خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو قدرت بخشی ہے۔ ہر طرح شرک ہے۔ (تقویت الایمان ص۱ از مولوی اسماعیل دہلوی)

کوئی (نبی ولی) کسی کے لئے حاجت روا اور مشکل کشا و دستگیر کس طرح ہو سکتا ہے۔ ایسے عقائد والے لوگ پکے کافر ہیں۔ ان کا کوئی نکاح نہیں .... جو انہیں کافر و مشرک نہ کہے وہ بھی ویسا ہی کافر ہے۔

(جواہر القرآن ص۱۴۷)

مولوی رشید احمد گنگوہی مولوی احمد علی لاہوری مولوی عطاء اللہ بخاری

# حاجت روا اور مشکل کشا ہیں

حوائج دین و دنیا کے کہاں لے جائیں ہم یارب
گیا وہ قبلہ حاجات روحانی و جسمانی

(مرثیہ گنگوہی)

حضرت احمد علی لاہوری کا وجود اس شعر کا واضح مصداق ہے ؎

اے لقائے تو جواب ہر سوال — مشکل از تو حل شود بے قیل وقال

آپ (مولوی احمد علی لاہوری) کا دیدار ہر سوال کا جواب ہے اور آپ سے مشکل فوراً حل ہو جاتی ہے۔ (خدام الدین لاہور صہ ۱۹، ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء وخدام الدین ۲۴ مئی ۱۹۶۳ء)

- مشہور احراری لیڈر عطاء اللہ بخاری کے انتقال کے بعد لائل پور سے ایک غیر مقلد اہل حدیث اخبار المنیر کی ایک نظم کا مرثیہ ملاحظہ فرمائیے۔

روح ابو الکلام کا آئینہ دار فکر — چشم چراغ محفل مشکل کشا گیا

(اخبار المنیر لائل پور ۶ ستمبر مطابق ۲۵ ربیع الاول شریف)

## حضور علیہ السلام مر کر مٹی میں مل گئے (معاذ اللہ)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب کر کے لکھا کہ "میں بھی ایک روز مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں"۔ (تقویت الایمان ص ۹۶) (از مولوی اسماعیل دہلوی)

## دیوبندی وہابی مولوی مرنے کے بعد بھی زندہ ہیں

کیا ایسے لوگ حقیقت میں مر جاتے ہیں؟ نہیں اور ہرگز نہیں سید احمد بریلوی۔ شاہ اسماعیل شہید۔ حجۃ الاسلام محمد قاسم نانوتوی مولانا رشید احمد گنگوہی۔ شیخ الہند محمود الحسن۔ شیخ الاسلام حسین احمد مدنی اور امیر شریعت عطاء اللہ شاہ بخاری جیسی شخصیتیں مر چکی ہیں؟ فنا ہو گئی ہیں؟ مٹ چکی ہیں؟ نہیں ایسا نہیں ہے۔ جس طرح یہ لوگ زندہ ہیں اور یقیناً زندہ ہیں اس طرح اس قافلے کے آخری سالار شیخ التفسیر مولانا احمد علی بھی زندہ جاوید ہیں۔

(خدام الدین لاہور۔ ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء)

# "نبی ولی کو علم نہیں قبر و حشر میں کیا ہوگا"

جو کچھ اللہ اپنے بندوں سے کرے گا دنیا خواہ قبر خواہ آخرت و حشر اس کی حقیقت کسی کو نہیں معلوم نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال معلوم نہ دوسرے کا
(تقویت الایمان صفحہ ۴۲ از مولوی محمد اسماعیل دہلوی)

- میں (حضور علیہ السلام) نہیں جانتا میرے اور آپ کے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ (براہین قاطعہ صفحہ ۵۲ از خلیل انبیٹھوی)
- خود فخر عالم علیہ السلام فرماتے ہیں واللہ لا ادری ما یفعل بی ولا بکم

# مولوی احمد علی لاہوری کو قبر و حشر اور آخرت کا حال معلوم ہے



میں (مولوی احمد علی) نے اللہ والوں (علماء دیوبند) کی صحبت میں چالیس سال رہ کر باطن کی آنکھیں حاصل کی ہیں (خدام الدین، جولائی ۱۹۶۱ء صفحہ ۶)

- بزرگوں (دیوبندی وہابی مولویوں) کی صحبت میں بیٹھنے سے اور ان کی نگاہِ فیض کے اثر سے بحمد اللہ اتنی توفیق میسر آگئی ہے کہ اب یہ مجھ پر بھی منکشف ہو جاتا ہے کہ کون اپنی قبر میں کس حال میں ہے۔

(خدام الدین لاہور ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء صفحہ ۴)

# قبر سے گفتگو

حضرت والا جاہ (مولوی احمد علی) اپنے مغموم دل سے (اپنے) بچوں میں سے بعض کو قبور پر تشریف لے گئے اور حالت کشف میں جو گفتگو ہوئی اس کو اماں جان (اپنی بیوی) سے آکر بیان کرتے رہے (خدام الدین لاہور۔ ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء)

## خالی قبر

ایک دفعہ حضرت لاہوری نے ایک روضہ کو دیکھ کر فرمایا قبر کے اندر تو کچھ بھی نہیں چنانچہ بزرگوں سے معلوم ہوا کہ اس قبر کی لاش کو عقیدت مند نکال کر لائل پور لے گئے تھے۔ (خدام الدین ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء)

## ولی اللہ کی خوشبو

کشف القبور کا آپ کو علم تھا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں شاہی قلعہ (لاہور) کی غربی دیوار کے پاس کسی ولی اللہ کو مدفون پاتا ہوں اور مجھے اس کی خوشبو آرہی ہے۔ (خدام الدین لاہور۔ ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء)



## سید احمد کی قبر

علامہ افغانی نے دریافت فرمایا۔ حضرت کیا وجہ ہے کہ سید صاحب (جو شیخ اور مرشد ہیں) کی قبر پر انوار مولانا اسماعیل شہید کی نسبت کم معلوم ہوتے ہیں۔ حضرت (احمد علی) نے فرمایا۔ ہاں یہ واقعہ ہے کہ میں نے صاحب قبر سے دریافت کیا تو اس نے کہا میں سید احمد شہید نہیں ہوں میرا نام سید احمد ہے۔ میں مولانا اسماعیل شہید کا مرشد نہیں۔ لوگوں نے مولانا شہید کی قبر کے قریب ہونے کی وجہ سے غلط فہمی میں مجھے سید صاحب سمجھ لیا ہے۔ (خدام الدین لاہور ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء ص ۴۴)

## بیداری میں زیارت

واقعی حضرت شیخ التفسیر (مولوی احمد علی وہابی دیوبندی) کا علم

کشف القبور پر اکمل تھا۔ حضرت کا کمال تھا کہ بیداری میں ہی احقر کو ان
قلعہ لاہور والے مرحوم بزرگوں کی زیارت کرادی اور دو منٹ میں ہی حضرت
کی کرامت سے مجھے بہت کچھ حاصل ہو گیا۔ جو جادۂ صد سالہ سے بھی نہیں ملتا
(خدام الدین ۱۵ مارچ ۱۹۶۲ء)

## آخرت کا حال

ایک محترمہ جس کے دو بیٹے فوت ہو گئے تھے کے حوالے سے فرمایا ایک
اچھی حالت میں ہے اور دوسرے کی حالت دگرگوں ہے۔ (خدام الدین ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء)

## سیدھا جہنم میں

ایک شخص نے عرض کیا حضرت میرا بیٹا لاہور سے بی اے کر کے لندن
گیا وہاں سے واپس آیا تو بیمار ہو گیا۔ حضرت اس کا خاتمہ کیسا ہوا؟
مولانا احمد علی (دیوبندی وہابی) نے آنکھیں بند کیں .... اور کھول کر
فرمایا سیدھا جہنم میں۔ (خدام الدین لاہور ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء صفحہ ۲۸)

## عید میلاد النبی اور گیارہویں شریف کا ترک حرام اور کفر

یہ تعینات ربیع الاول میں اور عشرہ محرم میں کھچڑا اور صحنک حضرت
فاطمہ رضی اللہ عنہا اور گیارہویں اور توشہ اور سہ منی بو علی قلندر اور خضر
علیہ السلام کے نام کا جاہ پر لے جانا۔ بدعت ضلالہ ہیں اگر نیت ایصال ثواب
کی ہے تو طعام مباح اور صدقہ ہے تو داخل ما اھل بہ لغیر اللہ میں ہے
اور حرام ہے اور ایسے عقائد فاسدہ موجب کفر کے ہیں اور ان الفاظ کو کفر
ہی کہنا چاہیے۔ (فتاوی رشیدیہ صفحہ ۱۰۸ از مولوی رشید احمد گنگوہی)

## ہولی دیوالی کی کھیلیں پوری اور بکرے کے کچوڑے اور ان کو کھانا ثواب

ہندو تہوار ہولی دیوالی کی کھیلیں یا پوری یا کچھ اور کھانا بطور تحفہ بھیجے

ہیں ان کا لینا اور کھانا درست ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص۴۸۲
از مولوی رشید احمد گنگوہی)

- گاؤ کی اوجھڑی اور بکرے کے کپورے کھانا درست ہیں۔
(فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم ص۱۵۰ مطبوع افضل المطابع مراد آباد)

- جس جگہ زاغ معروفہ کو اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والے کو برا کہتے ہوں تو ایسی جگہ اس کوّا کو کھانے والے کو ثواب ہوگا۔
(فتاویٰ رشیدیہ ص۴۹۳ از مولوی گنگوہی)

## رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا (تقویۃ الایمان ص۶۵)

- جس کا نام محمد یا علی ہے کسی چیز کا مختار نہیں۔ (تقویۃ الایمان ص۴۷)
- یوں کہنا کہ نبی یا رسول اگر چاہے تو فلاں کام ہو جاوے گا۔ شرک ہے۔ (بہشتی زیور اول ص۴۵ از مولوی اشرف علی تھانوی)
- مولوی رشید احمد گنگوہی نے مردوں کو زندہ کیا اور زندوں کو مرنے نہ دیا۔ مولوی محمود الحسن دیوبندی لکھتے ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام کو چیلنج کرتے ہیں۔

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا
اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم

## مولوی حسین احمد کانگرسی روحانی طاقت اور اختیارات

مولوی محمد الیاس کاندھلوی دیوبندی نے ایک مرتبہ عالم جذب میں فرمایا۔ میاں ظہیر لوگوں نے حسین احمد کو پہچانا نہیں۔ خدا کی قسم ان کی روحانی طاقت اتنی بڑھی ہوئی ہے اگر وہ اس طاقت سے کام لے کر انگریزوں کو ہندوستان سے نکالنا چاہتے تو نکال سکتے تھے۔

(رسالہ الصدیق جمادی الثانی و رجب المرجب ۱۳۷۰ھ صفحہ ۵۲)

## رسول پاک امام حسین مجدد الف ثانی کی قبور پر گنبد حرام ہیں

(انبیاء اور اولیاء کی) قبور پر گنبد اور فرش پختہ بنانا ناجائز اور حرام ہے اور جو اس فعل سے راضی ہوں گنہگار ہیں۔
(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ص۱۴۱ جلد اول از مولوی عزیز الرحمٰن دیوبندی)

## قبر پر مقبرہ حرام ہے

قبر پر مقبرہ بنانا حرام ہے۔ کسی ہی کی قبر ہو (تقویت الایمان مع تذکرۃ الاخوان ص)

## مندر بنوانا اور اس میں سنگ مرمر کی مورتی مہیا کرنا جائز ہے

ہندوستان کے ایک نام نہاد مسلمان (دیوبندی) فضل الرحمٰن سیٹھ بیڑی والے نے لکشمی نرائن مندر کی تعمیر میں بیس ہزار روپیہ (۲۰۰۰۰) دیا۔ اس کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے گیارہ سو روپے بطور ہدیۂ مسرت اور دیئے۔ مندر کے موجودہ کرتن ہال میں بجلی بھی (دیوبندی) سیٹھ صاحب نے اپنے خرچ سے لگوائی اور مندر کا سنگ بنیاد رکھتے وقت یہ اعلان کیا گیا کہ مندر کے لئے شری لکشمی نرائن کی سنگ مرمر کی مورتی (بت) بھی میں ڈھائی ہزار کی رقم سے اپنے خرچ پر مہیا کر دوں گا۔

(ماہنامہ تجلی دیوبند اکتوبر ۱۹۵۷ء) (نوائے وقت ۱۱ ستمبر ۱۹۵۷ء)

## دیوبندی جمعیۃ العلماء ہند کی خالص شرک نوازی

ماہنامہ تجلی دیوبند رقمطراز ہے کہ (فضل الرحمٰن) کی بات اگر یہیں تک رہ جاتی تو ملا کو کوئی دلچسپی نہیں تھی ...... لیکن دلچسپی کا باعث وہ مختصر تبصرہ ہے

جو علمائے حقہ (دیوبند) کے واحد سرکاری آرگن اور ترجمان الجمعۃ (ہند) نے اس پر فرمایا ہے کہ ہمیں اس خبر سے یہ دکھانا ہے کہ ۳۶ کروڑ کی آبادی میں مذہبی رواداری کی مثال قائم کرنے کی توفیق بھی صرف مسلمان ہی کو حاصل ہے۔ یہ سیر چشمی .... یہ وسیع النظری اور یہ رواداری سوائے مسلمان کے آپ کو کہاں نظر آسکتی ہے (الجمعیۃ ۱۲ ستمبر ۱۹۵۷ء)

## نعرۂ رسالت یارسول اللہ عقیدۂ غیب کے ساتھ پکارنا کفر ہے

.... یارسول اللہ کہنا بھی ناجائز ہوگا اور یہ عقیدہ کر کے کہے کہ وہ دور سے سنتے ہیں بسبب علم غیب کے تو خود کفر ہے (فتاویٰ رشیدیہ ص۶۶)



## نعرۂ گاندھی جی کی جے محمود الحسن کی جے جائز

جس وقت حضرت مولانا محمود الحسن (دیوبندی) کا موٹر چلا تو ایک دم اللہ اکبر کا نعرہ بلند ہوا اور اس کے بعد (نعرۂ رسالت نہیں) گاندھی جی کی جے مولوی محمود الحسن کی جے کے نعرے بلند ہوئے۔ (افاضات یومیہ از اشرف علی تھانوی)

## بزرگان دین کا عرس جسمیں کوئی خلاف شرع نہ ہو تو بھی بدعت ہے

یہ (عرس وغیرہ) امر بھی بدعت و ضلال و گناہ سے خارج نہیں۔
(فتاویٰ رشیدیہ ص۱۰۹ از مولوی رشید احمد گنگوہی)

- مولود شریف اور عرس جس میں کوئی بات خلاف شرع نہ ہو.... اس زمانہ میں درست نہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۱۰۵)
- جس عرس میں صرف قرآن پڑھا جائے اس میں شریک ہونا بھی نادرست ہے (فتاویٰ رشیدیہ ص۱۴۷)

## امیر شریعت (عطاء اللہ بخاری) کی یاد میں میلہ (عرس) جائز

اوکاڑہ کے اس میلہ (عرس) میں مشہور احراری لیڈر ماسٹر تاج الدین انصاری، شیخ حسام الدین اور شورش کاشمیری شرکت فرما رہے ہیں۔
(نوائے وقت لاہور ۹ اکتوبر ۱۹۶۱ حٹ)

نوٹ: عطاء اللہ بخاری صاحب کا عرس ہر سال لاہور و ملتان اور لائل پور میں بیادگار امیر شریعت کے طفیل سے احراری دیوبندی کرتے ہیں۔

## حضور علیہ السلام کا مثل اور نظیر ممکن ہے۔ آپ ہم جیسے بشر ہیں

اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں چاہے تو کروڑوں نبی و ولی جن اور فرشتے جبرائیل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر پیدا کر ڈالے۔ (تقویۃ الایمان صفحہ ۱۱ از مولوی اسماعیل دہلوی)

- حضور علیہ السلام کا نظیر ممکن ہے۔ (براہین قاطعہ صفحہ ۳ از مولوی خلیل احمد دیوبندی)
- جو شخص حضور علیہ السلام کو ایک مرتبہ اپنے جیسا بشر کہتا ہے اُس کو دس نیکیاں ملتی ہیں۔ (اخبار پاکستان لائل پور)

## مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولوی حسین احمد کانگرسی بے مثل ہیں

مولوی رشید گنگوہی کے انتقال پر مولوی محمود الحسن دیوبندی نے لکھا:

دلوں کو جھانکتے ہیں اپنے اور سب سکراتے ہیں
کہا جب میں نے مولانا رشید احمد تھے لاثانی (مرثیہ گنگوہی، ص۶)

- حضرت مولوی احمد علی لاہوری نے فرمایا۔ میں ایسا ہی نہیں بلکہ وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ روئے زمین پر حضرت (حسین احمد) مدنی قدس سرہٗ جیسا کوئی جامع و بلند پایہ شخصیت موجود نہیں۔
(خدام الدین ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء صفحہ ۱۳)

## عبد النبی عبد الرسول علی بخش حسین بخش نام رکھنا شرک

(بہشتی زیور ص۴۵ اول از مولوی اشرف علی تھانوی
وتقویت الایمان ص۲۷ از مولوی اسماعیل دہلوی)

## پنڈت کرپارام برہمچاری مادھوسنگھ گنگارام نام رکھنا جائز

مولوی عطاء اللہ بخاری نے دیناج پور جیل میں اپنا نام پنڈت کرپارام برہمچاری ظاہر کیا اور اس نام سے اپنے احباب کو خط لکھے۔ (کتاب عطاء اللہ بخاری ص۱۲۳)

سنو میں (احمد علی) کہتا ہوں کہ اگر تم اپنا نام مادھوسنگھ گنگارام رکھو اور نماز پنجگانہ ادا کرو۔ زکوٰۃ پائی پائی گن کر دو۔ حج فرض ہے تو کر کے آؤ اور پورے رمضان کے تیسوں روزے رکھو تو میں فتویٰ دیتا ہوں کہ تم پکے مسلمان ہو۔ (خدام الدین ۲۲ر فروری ۱۹۶۲ء)



## پیران کلیر وغیرہ سوداگری یا خریداری کے لئے جانا درست نہیں

مسلمانوں کے میلوں (عرس) میں جیسے پیران کلیر وغیرہ واسطے سوداگری، خریداری جانا درست نہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص۴۸۹)

## مندر کا چڑھاوا کافر ومشرک سے خریدنا جائز

"جو مرغ و بکرا کھانا کفار اپنے معابد پر چڑھاتے ہیں اور کافر مجاور لیتا ہے تو اس کا خریدنا درست ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص۱۸۸)

## تندرست کو بیمار کرنا حاجتیں بلانی بلائیں ٹالنی انبیاء اولیاء کو ماننا شرک ہے

مردوں (انبیاءؑ اولیاءؒ) سے حاجتیں مانگنا اور ان کی منتیں ماننا

کفار کی راہ ہے۔ (تذکرۃ الاخوان ص۳۳)

● .... تندرست و بیمار کر دینا، اقبال وادبار دینا، حاجتیں بر لانی، بلائیں ٹالنی، مشکل میں دستگیری کرنی یہ سب اللہ ہی کی شان ہے اور کسی انبیاء، اولیاء بھوت پری کی یہ شان نہیں جو کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے اور اس سے مرادیں مانگے اور مصیبت کے وقت اس کو پکارے۔ سو وہ مشرک ہو جاتا ہے۔ پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے۔ خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ہے۔ (تقویۃ الایمان ص۱ از مولوی محمد اسماعیل دہلوی)

## دیوبندی مولوی مرنے کے بعد بھی حاجت روا دافع البلائیں



از مولوی معین الدین صاحب (دیوبندی) حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی صدر مدرس دیوبند کے بڑے صاحبزادے تھے وہ حضرت مولانا کی ایک کرامت جو بعد وفات واقع ہوئی۔ بیان کرتے تھے کہ ایک مرتبہ ہمارے نانوتہ میں جاڑے بخار کی بہت کثرت ہوئی سو جو شخص مولانا یعقوب (دیوبندی) کی قبر کی مٹی لے جا کر باندھ لیتا اسے ہی آرام ہو جاتا، بس اس کثرت سے مٹی لے گئے کہ جب بھی قبر پر مٹی ڈلواؤں تب ہی ختم۔ کئی بار مٹی ڈال چکا تھا۔ پریشان ہو کر ایک دفعہ میں نے مولانا کی قبر پر جا کر کہا کہ آپ کی تو کرامت ہوئی ہماری مصیبت ہو گئی۔ یاد رکھو اگر اب کوئی اچھا ہوا تو ہم مٹی نہ ڈالیں گے۔ ایسے ہی پڑے رہو گے لوگ جوتے پہنے تمہارے اوپر سے چلیں گے۔ بس اس دن سے کسی کو آرام نہ ہوا۔ (ارواح ثلثہ ص۲۲۲، حکایت نمبر ۳۶۶)

ملاحظہ ہو دیوبندی اپنے مولویوں کو مشکل کشا، حاجت روا دافع البلاء سمجھتے اور قبروں میں زندہ مانتے اور ان کی قبروں کی مٹی سے شفا پاتے ہیں۔

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے معزز علماء ہیں۔ آپ اس شخص یعنی احمد رضا کو یہاں بلائیں، ہمارے سامنے کریں اور پھر اس سے پوچھیں کہ جن عبارات پر کفریہ فتوے عائد کر دئے گئے ہیں وہ عبارات ہماری کون سی کتاب میں درج ہیں۔

مگر یہ تو اس وقت ممکن تھا جب ان کی کتب ایسی کفریہ عبارات سے پاک ہوتیں۔ پھر "المہند" وجود میں نہ آتی بلکہ علمائے حجاز کی رجوع والی تحریریں سامنے آتیں۔ یہاں میں ایک بات کہنا ضروری سمجھتا ہوں۔ وہ یہ کہ کچھ عرصہ قبل یہ بات عام اخبارات کی زینت بنتی رہی کہ ٹیلی وژن کے فلاں اداکار اور اس کی اداکارہ بیوی نے ایک ڈرامے میں اکٹھے کام کیا۔ تو ایک مقام پر وہ اداکار اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا ہے۔ مسئلہ یہ کھڑا ہو گیا کہ ڈرامے سے ہٹ کر یہ عام زندگی میں بھی حقیقی میاں بیوی ہیں تو آیا ان کا نکاح ٹوٹ گیا یا باقی رہا۔ بات پھیلی تو خاوند صاحب بھی فکرمند ہوئے۔ چنانچہ پھر اخبارات کے ذریعے ہی پڑھا گیا کہ اُن صاحب نے فلاں عالم سے رجوع کیا اور اُن سے اس مسئلہ کے بارے میں دریافت کیا۔ پھر اپنی بات کی وضاحت کی۔ اسی طرح وہ مختلف جید علماء سے ملے اور مسئلے کی نوعیت سے آگاہی حاصل کی مگر باوجود اداکار ہونے کے مسلمان ہونے کے ناطے سے وہ شدید پریشانی کا شکار ہو گئے اور جب تک تسلی نہ کر لی آرام اور چین سے نہیں بیٹھے۔

ایک اداکار پر اس قسم کا ناگوار فتویٰ عائد ہو تو اس کی راتوں کی نیند حرام ہو جائے مگر دیوبند کے قاسم العلوم، قطب عالم، فخر المحدثین اور حکیم الامت وغیرہ پر حجاز سے کفر کا فتویٰ آئے تو کانوں پہ جوں تک نہ رینگے۔ ان سے تو بہتر یہ اداکار صاحب ہوئے کہ ایک ادنیٰ سے مسلمان ہونے کی حیثیت سے انہیں جان کے لالے پڑ گئے مگر یہ علمائے دیوبند ایسی

انانیّت، کبر و غرور اور ہٹ دھرمی کا شکار ہوئے کہ اپنی لٹیا ہی ڈبو کر رکھ دی۔ انہوں نے اللہ و رسول کے مقابلے میں اپنی مولویت کو ترجیح دی۔ علمائے حق کبھی بھی اپنے علم یا ذات کو شانِ خداوندی یا شانِ رسالت کے مقابلے میں نہیں لایا کرتے بلکہ وہ تو عجز و انکسار کا مجسمہ بن جاتے ہیں۔ اور اگر کوئی غلط کلمہ زبان و قلم سے نکل ہی جائے تو مطلع ہونے پر فوراً توبہ کر لیتے ہیں مگر گستاخ حیلے بہانوں پر اُتر آتے ہیں۔ علامہ ارشد القادری مدظلہ، فرماتے ہیں:۔

"رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ محترم میں گستاخی کرنے والوں کی تاریخ کا جب آپ مطالعہ کریں گے تو ہر گستاخ کی یہ سرشت قدرِ مشترک کے طور پر آپ کو ہر جگہ نظر آئے گی کہ دل کے جذبۂ نفاق کے زیرِ اثر جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کا کوئی کلمہ ان کی زبان یا قلم سے نکل جاتا ہے تو بازپرس کرنے پر ایک شرمسار مجرم کی طرح وہ اپنے کلمۂ کفر سے توبہ کرنے کے بجائے اپنے آپ کو بے گناہ ثابت کرنے کے لیے غلط سلط تاویل اور سخن پروری کے جذبے کا مظاہرہ کرنے لگتے ہیں۔ عہدِ رسالت میں بھی منافقین مدینہ کا یہی رویّہ تھا۔ چنانچہ ایک سفر سے واپسی کے موقعہ پر جب منافقین نے حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کا کوئی کلمہ استعمال کیا۔ جب صحابہ کرام کے ذریعہ حضور تک یہ بات پہنچی اور حضور نے منافقین سے اس کے متعلق بازپرس فرمائی تو انہوں نے اعترافِ جرم اور توبہ و معافی کے بجائے بات بنانے، تاویل کرنے اور حیلے بہانے تراشنے کا رویہ اختیار کیا۔ چونکہ اس وقت نزولِ وحی کا سلسلہ جاری تھا اس لیے فوراً ان کے خلاف یہ آیت نازل ہوئی کہ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ کَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ حیلے بہانے مت بناؤ تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے۔ اگر

نزولِ وحی کا سلسلہ جاری نہ رہتا تو ان کے جھوٹ کا پردہ فاش نہ ہوتا اور وہ کلمہ پڑھ کر مسلم معاشرے میں اپنے کفر کو چھپائے رکھتے۔" [1]

سلسلۂ کلام میں دُور نکل آیا اب ذرا اپنے ذہن کو وہیں سے جوڑ لیجئے جہاں میں کہہ رہا تھا کہ علمائے حجاز نے امام احمد رضا کو صرف القابِ عزت سے ہی نہیں نوازا بلکہ عین دوسری جانب عباراتِ کتبِ دیوبند پر کفر کے فتوے بھی عائد کئے۔ تو علمائے دیوبند کو القاب سے نہیں کم از کم اپنے اوپر لگائے گئے فتووں ہی سے کچھ غرض ہوتی۔

**ڈاکٹر صاحب!** آپ کی ذہنی شکست کی حالت قابلِ رحم ہے۔ جب کوئی دلیل نہیں بن پڑتی تو عجیب عجیب مفروضوں کا سہارا لیا جاتا ہے۔ تصدیق کرانے کی جو آپ کو سوجھی ہے۔ یہ آپ کے بزرگوں کو بہت پہلے سوجھی تھی مگر تصدیق و تحقیق کرتے تو کس برتے پہ کرتے، لینے کے دینے پڑتے تھے۔ سیر چھڑانے جاتے ایک من گلے میں ڈال کر لانا پڑتا۔ اجی! اس پر سوچنا چھوڑیئے اور اپنی جان مت کھائیے کہ یہ القابِ عزت اصلی ہیں یا نقلی، آپ کے لیے غور طلب مسئلہ تو یہ ہے کہ عبارات پر جو کفریہ فتوے عائد ہوئے اس کے ردِ عمل کے طور پر علمائے دیوبند کی کارکردگی کیا ہے۔ آپ صرف یہ ثبوت پیش فرمائیے کہ ہمارے بزرگوں نے فوراً متنازعہ کتب اٹھائیں اور سیدھے حجاز سدھارے۔ وہاں انہیں احمد رضا کے مکر و فریب سے آگاہ کیا گیا اور تمام علماء نے اپنے دیئے گئے فتووں سے رجوع کر لیا۔ اور لیجئے یہ ہیں اُن کی تحریریں۔

ہے کوئی ثبوت آپ کے پاس اس قسم کا؟ میں آپ کو بتاتا چلوں کہ

---

[1] دعوتِ انصاف صفحہ ۵

امام احمد رضا نے صرف فتویٰ لکھ کر ہی پیش نہیں کیا تھا بلکہ ساتھ دیو بندی علماء کی کتابیں بھی پیش کی تھیں۔ یہ کتابیں اُن علمائے حجاز کے پاس موجود ہی تو تھیں تبھی یہ علمائے دیو بند ادھر کو منہ نہیں کرتے تھے۔ ہندوستان میں بیٹھ کر باتیں بنانا کتنا آسان ہے۔ آپ کے رئیس المناظرین سید مرتضیٰ حسن کے مجموعۂ رسائل بعنوان "رسائل چاندپوری" میں ایک رسالہ "غلبۃ الحق" بھی شامل ہے۔ جس کے مؤلف علی حسین شاہجہان پوری ہیں لکھتے ہیں :۔

"میں کہتا ہوں کہ علمائے عرب اردو زبان کے نکات اور اس کی سلاست و بلاغت سے بے بہرہ اور علمائے ہند کی اردو تصانیف سے بے خبر، انہیں کیا علم کہ کس نے کیا لکھا ہے؟ جیسا سوال خواہ زبانی یا تحریری عربی میں ترجمہ کر کے ان کے سامنے پیش کیا گیا ویسا ہی انہوں نے فتویٰ دے دیا۔ اس میں علمائے عرب کا کیا قصور؟ اگر وہ سوالات انہیں متہم حضرات کے روبرو پیش کیے جاویں تو یہ حضرات بھی اس کے قائل پر بلا تکلف کفر کا فتویٰ تحریر فرمائیں۔ ہاں اگر علمائے حرمین شریفین کے سامنے علمائے دیو بند کی تصنیف کردہ کتابیں پیش کر کے اس پر کفر کا فتویٰ لیتے تو تب البتہ فاضل بریلوی کو ہم بھی سچا کہتے۔" [1]

اب جب جناب فاضل بریلوی کو سچا مان لیجئے اس لیے کہ انہوں نے فتویٰ لینے سے قبل علمائے دیو بند کی کتب بھی پیش فرمائیں۔ لیجئے ثبوت ملاحظہ فرمائیے۔ فتوے کے اندر ہی امام احمد رضا بریلوی لکھتے ہیں :—

[1] غلبۃ الحق صفحہ ۶۴، ۶۵، رسائل چاندپوری صفحہ ۵۷، ۵۸ ؛

(الف) "وھاھو ذا نبذ من کتبھم ...... الخ

اور لیجئے یہ ہیں کچھ ان کی کتابیں۔" [1]

(ب) المہند میں علمائے عرب کی جانب سے جو سوال پوچھے گئے ہیں ان کے شروع میں انہوں نے لکھا: "اے علمائے کرام ...... (دیوبند) تمہاری جانب چند لوگوں نے وہابی عقائد کی نسبت کی ہے اور چند اوراق اور رسالے ایسے لائے جن کا مطلب غیر زبان ہونے کے سبب ہم نہیں سمجھ سکے۔" [2]

رہی بات علمائے عرب کی کہ وہ اردو سے نابلد تھے تو یہ کون سی بڑی بات ہے۔ آج بھی وہ تمام کتابیں موجود ہیں۔ "حسام الحرمین" کی عبارات اور اپنی کتابوں کی عبارات کو رکھ کر دیکھ لیجئے مطلب ومفہوم میں ہرگز فرق نہیں آئے گا۔ "حسام الحرمین" میں تحذیر الناس کے جو تین جملے درج کئے گئے ہیں، علمائے دیوبند نے سارا زور اس پر صرف کر دیا ہے کہ مختلف صفحات سے مختلف جملے لے کر انہیں بے ترتیب لکھ کر کفریہ معنیٰ پیدا کر لیے گئے جیسے قرآن کریم کی مختلف آیات کے ٹکڑے جوڑ لیے جائیں تو معنیٰ کچھ کا کچھ ہو سکتا ہے مثلاً اِنَّ الَّذِیْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ ۝ تو اسی طرح بے شک عبارتِ تحذیر الناس بھی ہے ورنہ نہیں۔ [3]

جواباً گذارش ہے کہ نہ تو تحذیر الناس کے ان جملوں میں مذکورہ مختلف جگہوں سے آیاتِ کریمہ جوڑنے والا معاملہ ہے اور نہ یہاں

---

[1] حسام الحرمین صفحہ ۱۱ [2] المہند صفحہ ۲۸ [3] الشہاب المدرار صفحہ ۱۲ رسائل چاندپوری صفحہ ۲۴۹

لا تقربوا الصلوٰۃ لینا اور وانتم سکارٰی چھوڑنے والا مسئلہ ہے بلکہ تحذیر الناس کے یہ تینوں جملے مستقل اور مکمل جملے ہیں، الگ الگ رکھے جائیں یا ایک جگہ، ان کی کوئی بھی ترتیب قائم کر لی جائے یا پوری تحذیر الناس میں سیاق و سباق کے حوالے سے دیکھے جائیں۔ یہ ہر صورت میں کفریہ مضمون کے مالک ہیں۔ ڈاکٹر صاحب یا کسی اور کو تحقیق کا شوق ہو تو بسم اللہ کیجیے، دیر کاہے کی۔ سوال کیجیے جواب بفضل ربِّ قدوس ہم دیں گے۔

## المہند — اصل نزاع سے دُور

امام احمد رضا نے دینی فریضہ ادا کرتے ہوئے علمائے دیوبند پر فتویٰ عائد کرایا تو علمائے دیوبند میں کھلبلی مچ گئی۔ ماننے والے ہوتے تو بار بار وضاحت طلبی پر ہی مان جاتے اور اگر خود کو سچا سمجھتے تو دُور دُور سے گیدڑ بھبکیوں کی کیا ضرورت تھی۔ سیدھا بریلی شریف پہنچتے اور امام احمد رضا کا دروازہ جا کھٹکھٹاتے کہ جناب! آپ نے ہم پر جو فتویٰ دیا ہے وہ غلط ہے آپ مطلب و مفہوم غلط لے رہے ہیں، ہماری عبارات میں یہ معنیٰ و مضمون سرے سے نہیں اور نہ ہمارے حاشیۂ خیال میں ہے۔ ہوا کیا، "المہند" لکھ ماری (آج کل بازار میں یہ کتاب "عقائدِ علمائے اہلِ سُنّت دیوبند" کے نام سے مل رہی ہے) اس کتاب کے مؤلف مولوی خلیل احمد انبیٹھوی سہانپوری ہیں جو خود بھی فتوے کی زد میں ہیں۔ ان صاحب نے چھبیس سوال ترتیب دیئے اور کہا کہ یہ علمائے حجاز کی جانب سے پوچھے گئے ہیں پھر ان کے ترتیب وار جوابات لکھے اور ان جوابات پر چند علماء کے نام کی تصدیقات جعلی گھڑلیں۔ جناب انبیٹھوی صاحب رسالہ کے

شروع میں فرماتے ہیں :-

"اس رسالہ کے دیکھنے سے واضح ہو جائے گا کہ علماء حرمین شریفین زاد ہما اللہ شرفاً وتکریماً حضرات دیو بند کے عقائد کی تصحیح فرما رہے ہیں، پس اب دیکھنا چاہیے کہ خان صاحب (امام احمد رضا) اپنے قول سے رجوع کرتے ہیں یا علمائے دیو بند کے ساتھ علماء حرمین شریفین و مصر و حلب و شام و دمشق سب کی تکفیر کرتے ہیں لیے"

سر پیٹ لینے ہی کا تو مقام ہے کفر یہ فتوے کن عبارات پر ہیں اور یہ تصدیقیں کون سے جوابات پر ہیں۔ تحذیر الناس کی عبارات پر فتوئ کفر ہے۔ بتائیے المہند میں جو سولہواں جواب دیا گیا ہے کیا اس میں تحذیر الناس کی عبارات نقل کی گئی ہیں؟ براہین قاطعہ پر فتوئ کفر ہے۔ المہند میں انیسویں جواب میں اس سے متعلق فریب کاری تو کر دی گئی لیکن یہ تو بتائیے کہ براہین قاطعہ کی جس عبارت پر فتوئ کفر ہے کیا وہ عبارت بعینہٖ نقل کی گئی ہے؟ حفظ الایمان پر فتوئ کفر ہے۔ المہند میں بیسویں جواب میں اس سے متعلق جو تلبیس کی گئی ہے بتائیے تھانوی صاحب کی بعینہٖ وہی عبارت کہیں موجود ہے؟ تھانوی صاحب نے تو کہا تھا کہ "اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو ....... الخ

اور یہی تشبیہ کفر کے درجے میں داخل کرتی ہے۔ بتائیے لفظ "ایسا" کہیں بھی المہند میں درج ہے؟ ان تمام کتب کی متنازعہ عبارات کی ہر جگہ محض تشریح ہے اور وہ بھی اسلامی طرز و طریقے سے اگرچہ

---

لہ المہند صفحہ ۲۵، ۲۶ ؎

قابلِ گرفت پھر بھی ہیں اور چھان بین کرنے سے یہ بے چارے پھر سے پکڑے جائیں۔ اسی لیے تو ہر کوئی کہتا ہے کہ یہ سوال نہ وہاں سے بھیجے گئے اور نہ جوابات کی تصدیق کرائی گئی۔ محض پروپیگنڈا ہے اور سراسر فریب اور دھوکہ دیا گیا ہے اور پھر سوچنے کی بات ہے کہ ان چھبیس سوالات و جوابات گھڑنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ بات تو محض چار عبارتوں کی تھی۔ امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ پر الزام آپ اس وقت رکھتے جب علمائے عرب نے امام احمد رضا کے اسی فتوے کو رد کر دیا ہوتا جو انہوں نے آپ کی کتب کے ساتھ اُن کی خدمت میں پیش فرمایا تھا۔ یا علمائے حرمین شریفین نے آپ کی طبع شدہ کتب کی متنازعہ عبارات پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہوتی۔ دراصل مکہ مکرمہ میں شیخ عبد الحق الہ آبادی علیہ الرحمۃ کی موجودگی ہی ''المہند'' کی کارروائی کو جعلی ثابت کرنے کے لیے کافی ہے۔ کیونکہ ایک تو وہ اردو ہندی زبان سے واقف تھے بلکہ اہلِ زبان تھے دوسرے تذکرۃ الرشید جلد اول میں بھی علمائے دیوبند نے انہیں ''وسیع النظر محدّث'' تسلیم کیا ہے۔ جب اُن کا فتویٰ بھی ''حسام الحرمین'' میں موجود ہے تو خلیل احمد انبیٹھوی وغیرہ نے ان سے رجوع کیوں نہ کیا۔ ثابت ہوا کہ یہ سوال و جواب سب فرضی کارستانی ہے۔ جیسا کہ پچھلی سطور میں عرض کیا جا چکا ہے کہ مولوی رشید احمد گنگوہی مرزا غلام احمد قادیانی کو مردِ صالح کہتے رہے۔ گو اس میں بھی آپ یہ تھا، وہ تھا، یوں تھا، دوں تھا کہہ کر تاویلوں سے کام لیں گے مگر یہاں بات چونکہ علمائے عرب کی ہو رہی ہے کہ انہوں نے دیوبندی عقائد کی تصدیق فرما دی۔ تو اس سلسلے میں قارئین کرام یہ بات ذہن میں بٹھا لیں کہ ''المہند'' میں سوال و جواب اور تصدیقوں کی کارروائی فرضی و من گھڑت ہے۔ دوسرا نکتہ یہ یاد رکھیں کہ یہ جعلی تصدیقیں بھی

اُن عبارتوں پر نہیں جن پر فتویٰ کُفر ہے۔

**دعویٰ کچھ دلیل کچھ**

آپ لوگ اپنی تحریروں میں ان فتووں سے متعلق بڑی ڈینگیں مارتے ہیں اور بڑی شیخی بگھارتے ہیں کہ فلاں عربی عالم نے رجوع کر لیا تھا مگر محض دعویٰ ہی دعویٰ ہے دلائل کی دنیا میں یتیم نظر آتے ہیں۔ دعویٰ سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی اور دلیل نری جگ ہنسائی۔ ڈاکٹر خالد محمود صاحب نے بھی ایسے ہی جوڑ توڑ کا مظاہرہ فرمایا ہے:

"حضرت مولانا سیّدنا احمد برزنجی کا رجوع" کے عنوان سے لکھتے ہیں:۔

"ان علماء میں سے جنہوں نے مولانا احمد رضا خاں کی تحسین کی تھی حضرت مولانا سیّد احمد آفندی برزنجی مفتی مدینہ بھی تھے جب آپ کو علم ہوا کہ مولانا احمد رضا خاں نے بات پیش کرنے میں زیادتی سے کام لیا ہے تو انہوں نے پھر مولانا کے ردّ اور بشر کیہ عقیدے کی تردید میں غایۃ المامول تصنیف فرمائی اور اس میں مولانا احمد رضا خاں کو ایسے ذکر کیا جیسے کسی عامی کو ذکر کیا جاتا ہے"۔[1]

ڈاکٹر صاحب نے جھوٹ بھی اس مہارت اور خوبصورتی سے بولا ہے کہ ہم لوگ سچ بھی اس طریقے سے نہ کہہ سکیں۔ عنوان دیکھئے کتنا خوبصورت ہے! "سیّد احمد برزنجی کا رجوع" یعنی مفتی صاحب نے جو ہم دیوبندیوں پر کفر کا فتویٰ دیا تھا وہ انہوں نے واپس لے لیا ہے۔ دیوبند کے معتقد اب ہر کسی کو دلیل دیتے پھر رہے ہیں۔ جناب اُن علمائے عرب نے تو اپنے فتوے واپس لے لیے تھے۔ دیکھا ڈاکٹر صاحب

[1] مطالعہ بریلویت جلد دوم صفحہ ۳۶ عنہ "غایۃ المامول" بھی (بقیہ حاشیہ برصفحہ آئندہ)

نے "ایک مفتی" کا لکھا اور وہ بھی بڑا جھوٹ مگر معتقدین کے نزدیک ایک سے "پوری جماعت" وجود میں آگئی۔ "رجوع" کا لفظ دیکھ کر ایک بار تو دل پھڑک گیا کہ جب سہارنپوری صاحب بہ نفسِ نفیس مفتی سید احمد برزنجی سے مل آئے ہیں اور مفتی صاحب نے "رجوع" کے بارے میں ایک لفظ تک نہیں کہا تو ڈاکٹر صاحب کس سوراخ سے "رجوع" کا مسودہ نکال لائے ہیں۔ مگر عنوان کے نیچے متن پڑھا تو عنوان اپنی موت آپ مرگیا۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنا اور اپنی قوم کا دل خوش کرنے کو "سید احمد برزنجی کا رجوع" کے الفاظ لکھ کر ہوائی قلعہ تو تعمیر کر دیا مگر اس کو قائم رکھنے کے لیے آپ کے پاس بدقسمتی سے ہمیشہ کی طرح میٹریل (MATERIAL) نہیں تھا اس لیے اگلے لمحے زمین پر آرہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ پی ایچ ڈی کی ڈگری لیے بیٹھے ہیں اور معلوم اتنا نہیں کہ دعویٰ کیا کیا اور دلیل کیا دی۔

دعویٰ یہ ہے کہ سید احمد برزنجی نے دیوبندی عبارات پر دیا گیا کفر کا فتویٰ واپس لے لیا اور دلیل یہ دی کہ انہوں نے مولانا احمد رضا خاں کے ردّ اور شرکیہ عقیدے کی تردید میں "غایۃ المامول" تصنیف فرمائی۔ ہے کوئی دیوبندی دنیا میں صاحبِ انصاف جو جناب علامہ ڈاکٹر صاحب کی اس دلیل کو دعوے کے مطابق کر سکے۔ ڈاکٹر صاحب نے کتاب "غایۃ المامول" کا نام لکھ کر اور ردّ اور تردید وغیرہ کے الفاظ لکھ کر یہ تاثر دینا چاہا ہے کہ مولانا احمد رضا خاں نے جو فتویٰ پیش کر کے مفتی صاحب سے تصدیق کروائی تھی وہ جب مفتی صاحب کو پتہ چلا کہ یہ تو دھوکے سے تصدیق

---

جعلی و من گھڑت ہے۔ مفتی سید برزنجی علیہ الرحمۃ کی ہرگز نہیں ہے بلکہ یہ مولوی منور علی رامپوری کی تخریب کاری ہے اور یہ صاحب وہی ہیں جنہوں نے اس سے قبل "سیف النقی" کا کارنامہ انجام دیا ہے اور اس فرضی "سیف النقی" کے ایک صفحے کا عکس جون ۹۳ء میں "القول السدید" میں شائع بھی ہو چکا ہے۔

لی گئی ہے۔ لہٰذا انہوں نے رجوع کر لیا اور علمائے دیوبند کو دوبارہ مسلمان ہونے کی سند جاری کر دی۔ لعنۃ اللّٰہ علی الکذبین۔ اصل بات یہ ہے کہ "غایۃ المامول" علم غیب کے مسئلے پر لکھی گئی ہے اور ہر آنکھ والا دیکھ سکتا ہے کہ اس رسالہ میں چند چیزیں مولانا احمد رضا خان کے عقیدے کے عین مطابق ہیں (گو غایۃ المامول فرضی ہے اگر علمائے دیوبند اسے فرضی نہ بھی تسلیم کریں پھر بھی مفتی صاحب کے پہلے فتوے پر اس سے کوئی اثر نہیں پڑتا) بے شمار ایسے مسائل ہیں کہ علماء اپنے اپنے استدلال سے ایک دوسرے کا رد کرتے چلے آئے ہیں مگر یہ اختلاف فریقین کو دائرہ اسلام سے خارج نہیں کرتا۔ بتائیے علم غیب کے مسئلے کے اختلاف کا اثر سید برزنجی کے اس فتوے پر کس طرح پڑ گیا جو چند دیوبندی عبارات پر عائد ہے۔ کیا آپ ایک لفظ بھی غایۃ المامول میں ایسا دکھا سکتے ہیں جہاں مولانا سید احمد برزنجی نے فرمایا ہو کہ میں دیوبندی عبارات پر دئیے گئے کفر یہ فتوے سے رجوع کرتا ہوں؟ اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو گویا آپ نے ایک بار پھر اقرار کر لیا ہے کہ مولانا سید احمد برزنجی کا فتویٰ کفر ہماری عبارتوں پر درست ہے ؎

سچ کہا تو نے تبسم، جو ہے گستاخ نبی

اُس کی تقدیر میں توبہ کی بھی توفیق نہیں

آپ نے جو بڑے طنطنے سے لکھا ہے "انہوں نے پھر مولانا (احمد رضا خاں) کے رد اور شرکیہ عقیدے کی تردید میں غایۃ المامول تصنیف فرمائی" اگر یہ بات مان بھی لی جائے کہ مفتی سید احمد برزنجی مولانا احمد رضا خان سے علم غیب کے مسئلے پر اختلاف رکھتے تھے اور ان کے عقیدہ کو صحیح نہیں سمجھتے تھے تو آپ یہ بتائیں کہ اُن کے اس اختلاف سے "حسام الحرمین" میں جو فتویٰ آپ کی کتب پر

عائد ہے اُس کی حیثیت کیونکر تبدیل ہو جائے گی۔ آپ اپنے اوپر لگائے گئے فتوے کی بات کریں کہ کسی اور مسئلے میں امام احمد رضا اور مفتی سید برزنجی کے اختلاف سے آپ کی کتب پر سے یہ فتویٰ کفر کس طرح اُٹھ جائے گا۔

اور اپنے دعوے کی دلیل کے لیے یہ سند اور ثبوت بھی آپ کی گردن پر ہے کہ مفتی سید احمد برزنجی نے کس کتاب کے کس صفحے پر کون سی عبارت لکھی ہے کہ مولانا احمد رضا خاں نے بات پیش کرنے میں زیادتی کی ہے۔ اگر کہیں ایسی عبارت ہوتی بلکہ ہلکا سا بھی تاثر ملتا تو آپ کھینچ تان کر کیا سے کیا نہ بنا لیتے مگر آپ نے دعویٰ ہی کیا ہے سند پیش نہیں کی۔ جب ثبوت نہیں تو آپ ایک ہزار بار لکھتے پھریں ہمیں کیا پتہ چلا کہ آپ نے زبردست دھوکے، جوڑ توڑ اور فریب کاری سے کام لے کر "رجوع" کا لفظ لکھا ہے وگرنہ تو سید احمد برزنجی کا فتویٰ چمک دمک کے ساتھ آج بھی قائم و دائم ہے۔ فللّٰہ الحمد۔

قارئین کرام! مزے کی بات یہ بھی ہے کہ رسالہ "غایۃ المامول" جو علم غیب کے مسئلے پر ہے اور جس کے بہت سارے اقتباسات مولوی حسین احمد مدنی صاحب نے اپنی کتاب "شہاب ثاقب" کے شروع میں نقل کئے ہیں، اس میں بھی مفتی صاحب نے دوبارہ فتویٰ کفر عائد کیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔

"پھر اس کے بعد علماء ہندیں سے ایک شخص جسے احمد رضا خاں کہا جاتا ہے مدینہ منورہ آیا جب وہ مجھ سے ملا تو اولاً اُس نے مجھے یہ بتایا کہ ہند میں اہل کفر و ضلال میں سے کچھ لوگ ہیں ......

(مرزا غلام احمد قادیانی، فرقہ امیریہ، نذیریہ اور قاسم نانوتوی گنگوہی

وغیرہ کا ذکر ہے)........

اور (اس نے مجھے بتایا کہ) اس نے ان فرقوں کے رد اور ان کے اقوال کے باطل کرنے کے لیے ایک رسالہ موسومہ "المعتمد المستند" لکھا ہے۔ پھر اس نے مجھے اس رسالے کے خلاصہ (حسام الحرمین) پر مطلع کیا اس میں صرف ان فرقوں کے اقوال مذکورہ کا بیان اور ان کا مختصر سا رد تھا اور اس رسالہ (حسام الحرمین) پر تصدیق وتقریظ طلب کی۔ ہم نے اس پر تقریظ وتصدیق لکھ دی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر ان لوگوں سے یہ مقالاتِ شنیعہ ثابت ہو جائیں تو یہ لوگ کافر و گمراہ ہیں کیونکہ یہ سب باتیں اجماعِ امت کے خلاف ہیں۔"[1]

(جاری ہے)

[1] غایۃ المامول صفحہ ۲۹۷ تا ۲۹۹ ناشر انجمن ارشاد المسلمین لاہور۔ مترجم مولانا نعیم الدین دیوبندی